سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر
BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۲ ؍ مابعد للعہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ایجاب منتظر خوش باش کا مد لستان

گورنمنٹ ۳۰ عنہ

۲۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

نمبر ۲ | جلد ۶

دوا بینی شفا بینی غوض دار الامان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | گرچہ گو ہم بانو گرائی چہادر قادیان بینی

قیمت برائے غربا ۱ ؍ | قیمت فی پرچہ ۲ ؍

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ .. .. وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری از آن عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

اوقات نماز صبح و عشاء و جنتری

روز	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر
ذی الحجہ ۱۳۲۴	۲	۳	۴	۵	۶
جنوری ۱۹۰۷	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
ابتداء وقت نماز فجر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	۷-۲۸	۷-۲۸	۷-۲۷	۷-۲۷	۷-۲۶
ابتداء وقت عشاء	۶-۵۹	۷	۷	۷-۱	۷-۱

روز	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
ذی الحجہ ۱۳۲۴	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
جنوری ۱۹۰۷	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
ابتداء وقت نماز فجر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	۷-۲۶	۷-۲۵	۷-۲۵	۷-۲۴	۷-۲۴
ابتداء وقت عشاء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ۔ بعض دوستون کی فرمائش سے یہ اوقات تجربۃً لکھے گئے ہین اور لاہور وقت کے مطابق ہین اگر مفید ثابت ہوئے۔ تو باقی اوقات بھی لکھے جاوینگے مگر مختلف شہرون مین فرق پڑ جاتا ہے۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ (تین بار)۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (تین بار)۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین! اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

جلد ۶ | بدر۔ مورخہ ۲۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۳

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

(سلسلہ کے واسطے دیکھو پچھلا پرچہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

ڈوئی لکھتا ہے۔ کہ اس تار کے ملنے پر مجھے پورے طور سے معلوم ہو گیا کہ کتنی بڑی بھاری بغاوت اور خیانت کا منصوبہ میری مخالفت میں کیا گیا ہے۔

اس واسطے میں فوراً اس ملک سے چل پڑا تاکہ خود جا کر ہر ایک بات کا فیصلہ کروں اور اپنے بنائے ہوئے شہر کو اور اپنے مریدوں کو اس غاصب کے ہاتھ سے چھوڑاؤں۔ لیکن جب میں وہاں پہونچا تو میں نے دیکھا۔ کہ والی وا نے قریباً تمام شہر کو میرے مخالف کر رکھا ہے۔ تھوڑے تھے جو مجھ پر ایمان رکھتے تھے۔ بہت ہی تھوڑے آدمی مجھے لینے کے واسطے اسٹیشن پر آئے۔ شہر میں داخل ہو کر معلوم ہوا۔ کہ میری تمام جائیداد اور مکانات اور ہر ایک چیز جو میری تھی۔ اس پر مخالفانہ قبضہ ہے۔ یہاں تک کہ میرا بستر جس پر میں رات کو آرام کرتا تھا۔ وہ بھی چھین لیا گیا ہے۔ مخالفت نہایت سخت تھی۔ اس واسطے مجھے ناچار عدالت کی طرف جھکنا پڑا۔ یہاں تک ڈوئی کا اشتہار ختم ہوتا ہے۔

اس کے بعد عدالت سے جو کارروائی ہوئی اس کا ذکر پہلے کئی بار اخبار میں کیا جا چکا ہے۔ ناظرین آگاہ ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سلسلہ اور شہر اور جائیداد کے مالک اہل شہر اور سلسلہ کے ممبر ہیں۔ وہ جسے چاہیں اپنی کثرت رائے کے ساتھ اپنا افسر اور نبی مقرر کر لیں۔ چنانچہ رائے لی گئی۔ تو کثرت رائے والی وا کے حق میں ہوئی۔ اور ڈوئی کے واسطے تھوڑا سا وظیفہ مقرر ہو گیا۔ اور اب وہ اپنی بیماری کی حالت میں مصیبت زدہ ہو کر اس جگہ پڑا ہے۔

ڈوئی کی چٹھی کے ساتھ ہی جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ والی وا کی چٹھی بھی میرے پاس پہونچی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ڈوئی آج کل اسی شہر میں ہے مگر بہت بیمار ہے وہ گھر سے باہر نہیں نکل سکتا اس پر ایک سخت تباہی واقع ہوئی ہے۔ پہلے بے شک وہ اچھا تھا۔ اور اس نے دنیا کو ایک اعلیٰ تعلیم دی۔ اور خدا سے الہام پاکر اس نے یہ سلسلہ قائم کیا تھا۔ لیکن وہ جو انسان کے روح کا دشمن ہے (شیطان) اس نے ڈوئی کو بھی گمراہ کر دیا۔ اس واسطے ڈوئی خود بھی اس تعلیم پر نہ رہا۔ جو کہ وہ لوگوں کو دیتا تھا۔ پس وہ سلسلہ سے خارج کیا گیا۔

تعجب ہے۔ کہ عیسائی دنیا نے نبوت اور الہام کے معنے کیا سمجھے ہیں۔ خود ایک شخص کو برگزیدہ خدا ملہم من اللہ نبی اور ایک مذہب کا بانی مانتے ہیں اور پھر خود ہی اس کو اس قدر گراتے ہیں کہ شیطان کا بندہ بنا دیتے ہیں۔ گویا مذہب ایک کھیل یا دنیا داری کا ایک کارخانہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یوروپ امریکہ کی دنیا **الہام** اور **وحی الٰہی** کے صحیح مفہوم سے بالکل بے خبر ہیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

دین محمد صاحب ولد بوٹا جٹ ساکن اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد گوہر 〃 〃 〃 〃
مہتاب الدین صاحب ولد اللہ جوایا صاحب ساکن گھنوکے (سیالکوٹ)
رحیم بخش صاحب ولد غلام محمد صاحب دالی والا ملتان 〃 〃
سید حکیم عبد الرحیم صاحب ولد خیرات علی صاحب ساکن دہلی
ابراہیم صاحب ولد بوٹا صاحب ساکن سرائی ضلع امرتسر
سردار خان صاحب ولد ابراہیم صاحب داتہ زید کا (سیالکوٹ)
مہر الدین صاحب ولد علی گوہر صاحب 〃 〃 〃 〃
حاجی عمر دراز صاحب مدرس۔ بنبھیڑہ گوجر (سہارنپور)
سید ابراہیم صاحب ولد مولوی عبد الستار صاحب انبالہ
نور احمد صاحب۔ چہور۔ ضلع سیالکوٹ
محمد الدین صاحب۔ پسرور۔ 〃 〃
مہتاب بی بی اہلیہ خدا بخش صاحب مدرس۔ چہور 〃
مسمات بھاگن زوجہ روڑا زمیندار 〃 〃
مہر بی بی بنت بلندا جٹ 〃 〃
مہتاب بی بی زوجہ بہاؤ الدین صاحب 〃 〃
سید ممتاز علی صاحب ساکن محی الدین پور
کاہون صاحب چک ۱۲۷ بہلول پور۔ لائل پور
غلام محی الدین صاحب مدرس۔ ڈجکوٹ 〃 〃
چوہدری فیض احمد صاحب۔ چونڈہ تحصیل ظفروال۔ سیالکوٹ
محمد شفیع صاحب ولد عزیز الدین صاحب وزیر آباد (گوجرانوالہ)
فضل دین صاحب ولد صدر الدین صاحب محلانوالہ اجنالہ امرتسر
چندن خان صاحب۔ پنشن یافتہ۔ سکندر آباد۔ مارٹ پلی
مہر شاہ صاحب۔ شکار ماچھیان
نذر محمد صاحب۔ گوبر انوالہ
مسماۃ طالع بی بی ولد غلام محمد صاحب لوہلہ بگا مہاران۔ سیالکوٹ
الہ دین صاحب۔ چہور۔ ظفروال۔ سیالکوٹ
محمد بخش صاحب۔ محلانوالہ۔ اجنالہ۔ امرتسر
علی محمد صاحب امام مسجد۔ موضع ہراج ضلع فیروزپور
والدہ صاحبہ منشی برکت علی صاحب سکینڈ ڈویژن سیالکوٹ
اللہ دوایا صاحب ولد مہر بخش صاحب اکبر پور۔ پیلورہ 〃
باغ احمد ولد مہر بخش صاحب نمبردار 〃 〃 〃 〃
مسمات حاکم بی بی اہلیہ غلام نبی صاحب محرر تھانہ ضلع جھنگ
والدہ نواب دین صاحب۔ جہا بہدار۔ پسرور۔ سیالکوٹ
ہمشیرہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
دختر میاں ابندا صاحب 〃 〃 〃 〃
سید اصغر علی صاحب۔ آگرہ صابون کٹڑہ
جعفر شاہ صاحب۔ دوالمیال۔ جہلم
دسوندی خان صاحب ولد بوٹے خان صاحب کہیوہ باجوہ سیالکوٹ
حاکم بی بی اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃
فقیر محمد ولد نتھے خان صاحب 〃 〃 〃 〃

فہرست مضامین

صفحہ ۱ شرائط بیعت حضرت مسیح موعود اور
آپ کی جماعت کا مذہب۔ اوقات نماز صبح
و عشاء وجنتری
صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳ ہدیہ قاسم۔
صفحہ ۴۔ ضروری ہدایتیں۔ اطلاع علم المفتی
صفحہ ۵ و ۶ بدر خوانین۔ بلاد اسلامی۔
صفحہ ۷ چکڑالوی سیاح کا مباہلہ سے گریز
صفحہ ۸ تا ۱۵ و ۱۶ تقریر حضرت امام صاحب
صفحہ ۱۶ علم الابدان
صفحہ ۱۷۔ رسید زر الخطبہ
اشتہار
صفحہ ۱۸۔ اشتہار کتب

ہدیہ قاسم

یعنی وہ نظم جو میر قاسم علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نے بتقریب جلسہ سالانہ پیش کی

مبارک ہو مسیحائے زمان کو بزم آرائی
یہ جلسہ قادیان میں آج ہم سب کو مبارک ہو
جمع ہیں آج وہ خادم مسیحائے زمان تیرے
کہاں ہیں آج وہ امرتسری و غزنوی سارے
کہلاتے تھے جو آریہ ہندوستان (ثناء اللہ، عبد الحق) وہ ہرم کے نمبر
کہاں ہیں آج جو دیتے تھے لاکھوں گالیاں تجھ کو
خدا کا خوف کرکے وہ اگر جلسہ میں شامل ہوں
تو ہے امید یہ مجھکو کئے پر اپنے نادم ہوں
سبق وراثت تھا جن کا کہ اب مرزا ہوا پسپا
بہت سی بھبکیاں دیکر تجھے سب نے ڈرایا تھا
بہت اٹھے تھے یہ کہہ کر کہ ہم تجھ کو گرائینگے
ترے دشمن بہت سے کر گئے دنیا کو ہیں خالی
کہاں ہے آریہ پنتھ کا وہ پنڈت جو کہ لیڈر تھا (لیکھرام)
کہاں ہے وہ قصوری بدزبان اور دہلوی مُردہ (غلام دستگیر، نذیر حسین)
کہاں ہے آج گنگوہی جسے تھا سانپ نے کاٹا (رشید احمد)
کہاں عیسائیوں کا آج جلتا ہے چراغ الدین (جموں)
غرض کس کس کو گنواؤں اسامی اور یا حضرت
گر ہاں آجکل اک اور مرتد راجہ شاہی نے (عبد الحکیم)
تیرا دشمن نہیں وہ دشمن حق ہے زمانہ میں
زمانہ دیکھ لیگا ہو گا جو انجام اب اس کا
ہے وہ مصطفٰے ہیں تو مثیل ابن مریم ہے
تیری معجز بیانی سے ہیں عاجز آج دنیا میں

غلامان مسیحا کو مبارک ہو یکجائی
ملایک کیطرف سے بھی مبارکباد ہے آئی
جنہوں نے آن کر وارالامان میں ہے اماں پائی
کہاں ہے سیالکوٹی بوڑھی لاہوری سودائی (ابراہیم، محمد حسین)
کدھر ہے شیعہ وہابی ہے کہاں ہے ہیم عیسائی
بھکتے ہیں کس جگہ پھرتے ہیں اب نانک کے شیدائی
یہاں وہ آن کر دیکھیں سنیں وہ تیری گویائی
ہے ممکن یہ خدا پھر بخشدیوے انکو بینائی
وہ دیکھیں آنکر اس جا ہے نصرت کی گھٹا چھائی
نہ کی پرواہ کچھ تو نے نہ تیرے دل پہ میل آئی
وہ اٹھتے ہی گرے ایسے کہ ٹھوکر منہ کے بل کھائی
جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی
بتادے تو کوئی اگر کہاں ہے آتھم عیسائی
نہ ہے لدھیانوی جرگہ کی مدت سے خبر آئی (محمد عبد العزیز وغیرہ)
کہاں ہے وہ رسل بابا جو تھا اسکا بڑا بھائی (امرتسری)
کئے اپنے کی جس نے سامنے سب کے سزا پائی
ہوئے برباد سب دشمن کسی نے لی نہ انگڑائی
بروز انبیا کے ہو مقابل کشتی ٹھہرائی
تیرے الکار پر جس نے کتاب اپنی ہی چھپوائی
نہ سمجھنے کی ہے کچھ حاجت سمجھ لو تم یہ دانائی
نہ سمجھے جو بخشی ہے بہت خوبی و رعنائی
نصاری آریہ سکھ گبر و ترسا نیم عیسائی

خدا نے تیرا دو سے کر دکھایا سارے عالم میں
جہاں میں ہو گیا ہے مشہور سلطان القلم تیرا
کیا اتمام حجت تو نے ہر مذہب کے لوگوں پر
مقابل میں بلایا ہر مخالف نام لے لیکر
کیا اسلام کو تو نے مسیحا دم سے ہے زندہ
تیری اوصاف مجھ سے ناتوان سے کیا بیان ہووین
قسم مجھکو خدا ئے پاک کی سچ بات تو یہ ہے
پڑا دھونی رمائے تیرے در پر نور دین جیسا
حکیم و بے عدیل و بے مثل و باعمل ناصح
کروں تعریف کیا اسکی کہ ہے میری زبان قاصر
مگر ہاں مختصر سی بات جامع اک سناتا ہوں
چہ خوش بودی اگر ہر یک ز امت نور دین بودے
مکرم اور معظم ہیں یہاں جو فاضل احسن
یہی ہیں وہ جنہوں نے گولڑی کی کھوئی ہے رونق
یہی فاضل ہیں امروہی ہے شمس بازغہ جن کی (مہر شاہ)
مخالف مانتے ہیں جن کا لوہا وہ یہی تو ہیں (نام کتاب)
یہاں اک اور عالم باعمل اور جوان صالح ہیں
وہ ایل ایل بی ہیں اور ایم اے ایڈیٹر ہیں رسالہ کے
کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
خدا علم و عمل میں عمر میں اُس کے ترقی دے
غرض تعریف ہو کیا تیری ارکان مجالس کی
بہت مدت سے تھی یہ آرزو دل میں میرے مولیٰ
خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ روز دکھلایا
تجھے معلوم ہے یہ تو میری ہادی میرے آقا
میری اک عرض ہے تیری حضوری میں میرے پیارے
خدا کے واسطے دہلی میں پھر تشریف لے چلئے
عریضہ طول ہے میرا اگر ہے یہ خیال آیا
لہٰذا اب دعا پر ختم کرتا ہوں عریضہ کو
خداوندا تو اپنے فضل سے وہ دن ہمیں دکھلا
میرے ناصر امام قادیان کی جلد نصرت کر
میرے قادر جو ہیں وعدے مسیحا سے کئے تو نے
دعا کر میرے حق میں بھی خدا سے اے میرے مہدی
رہیں دلشاد جتنے ہیں تیرے خدام یا حضرت

(حاشیہ: مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو)

کسی سے سامنے تیرے نہ کوئی بات بن آئی
مخالف آج کرتے ہیں تیرا اقرار یکتائی
نہ چھوڑا کوئی شہری اور نہ چھوڑا کوئی صحرائی
مگر آیا نہ ہی آگے کہ جسکی موت تھی آئی
بہار بے خزاں گلزار میں اسلام کے آئی
خدا نے آپ تیری عرش پر تعریف فرمائی
تجھی کو زیب دیتی ہے میرے آقا مسیحائی
کہ ہے جسکی زمانہ میں مسلّم علم و دانائی
شفیق و غمگسار امت احمد کا شیدائی
بیان اوصاف ہوں اسکے کہاں ہے مجھ میں گویائی
مثیل ابن مریم نے جو اسکے حق میں فرمائی
اب اس تعریف سے بڑھ کر کہیگا کیا کوئی بھائی
مناظر بے مثل ہیں وہ نہیں جھوٹ اسمیں اک رائی
یہی ہیں وہ جنہوں نے کی ہے اسپر خامہ فرسائی
انہیں کو دیکھ کر جاتی ہے دشمن کی توانائی
انہیں سے ملہم لاہور نے بھی مار ہے کھائی (حکیم)
کہ جن سے آج امریکہ کو ہے پوری شناسائی
جنہوں نے آج یورپ کو ہے حق کی راہ دکھلائی
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں سچے مرزائی
کہ تحریروں سے اُسکے عقل ہے یورپ کو اب آئی
کوئی صدیق کا ثانی کوئی فاروق کا بھائی
کبھی جلسہ میں حاضر ہو کے دیکھوں بزم آرائی
ہوا میں حاضر جلسہ ہیری امید بر آئی
کہ میں رہتا ہوں دہلی میں جہاں ہے سخت گمراہی
تیری سرکار ہے عالی تیرا دربار ہے شاہی
کہ ہو اتمام حجت اور مٹے سب اُن کی گمراہی
کرینگے اور بھی کچھ عرض جو موجود ہیں بھائی
کہیں آمین سب ملکر جو ہیں احمد کے شیدائی
کہ ہو اسلام کا چرچا اٹھے دنیا سے بدراہی
میری ہی زندگی میں اسکی دکھلا عزت افزائی
وہ ایسے پورے کر دکھلا کہ دیکھیں ساری دنیائی
ہدایت پر رہوں قایم کبھی دیکھوں نہ گمراہی
نصیب دشمنان دین ہو خواری و رسوائی

منم یک خادم ناچیز از خدام آنحضرت
خدارا یک نظر بر حال قاسم ہم بفرمائی

۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مسجد اقصےٰ قادیان

ضروری ہدایتیں

خط وکتابت کے لئے یا روپیہ بھیجتے وقت ان چند ہدایتوں کو سب احباب مدنظر رکھیں۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین کا یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن میں یا الگ خط میں اس کی تفصیل ہونی چاہیئے۔ کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دی جاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہنچے۔ اُسے خط وکتابت کرکے دریافت کرنا چاہیئے۔

(۳) لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے لیکن جہاں اور مدات کا روپیہ ساتھ ہو۔ تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجیں۔ اور تفصیل ساتھ دیں۔ وہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کردیں گے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط وکتابت مینیجر یا نائب وناظم میگزین سے کریں اور کسی شخص کے نام پر خط وکتابت نہ کریں۔ مگر مضامین میگزین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط وکتابت کریں۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط وکتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس سے کریں۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط وکتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کریں اور ایسا ہی وصیتیں وغیرہ بھی اسی کے نام بھیجیں۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے جو احباب قادیان میں خط وکتابت کرتے ہیں۔ ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے اور کام کرنے والوں کی سہولت اسی میں ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط وکتابت نہ کریں بلکہ صرف عہدہ پر کریں جیسا کہ اوپر ہدایت کیگئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر میں چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلے جانے سے جواب میں عموماً بہت توقف ہوجاتا ہے اور خط کے ضائع ہوجانیکا اندیشہ بھی ہے

المعلن۔ محمد علی سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

اطلاع عام

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اجلاس دسمبر ۱۹۰۶ء میں قرار پایا ہے۔ کہ تمام احمدیہ انجمنوں کو جہاں جہاں کہ بنی ہوئی ہیں اطلاع دیجائے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق پوری پوری اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھیجیں۔ لہذا اس نوٹس کے ذریعہ تمام مقامی انجمنوں کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن کے متعلق دو ہفتہ کے اندر اندر سکرٹری صدر انجمن کے پاس ان امور کی مفصل اطلاع بھیجیں۔

ا۔ تعداد ممبران۔ ب۔ نام وفرائض عہدیداران

ج۔ ممبر ہونے کی شرط۔

د۔ وصولی چندہ کس طرح ہوتی ہے اور کل رقم چندہ کس قدر ہے۔ جو سلسلہ کے مختلف مدات میں اس انجمن کی طرف سے ماہوار پیش ہوتی ہے ہر ایک مد کی الگ الگ اور کل میزان۔

ہ۔ قواعد وضوابط انجمن کیا ہیں۔

و۔ اگر کوئی احمدیہ انجمن کسی ضلع میں ہے تو اور کسقدر انجمنیں اس کے متعلق ہیں اور اُن کے ممبروں کی تعداد کیا ہے اور آیا ان کا چندہ صدر مقام کی انجمن کے ذریعہ آتا ہے یا براہ راست۔

ز۔ انجمن نے اپنے ضلع میں احمدیوں کی تعداد معلوم کرنے یا ان کو اس سلسلہ کے ہدایات اور ضروریات سے آگاہ کرنے کے لئے کیا انتظام ہُوا ہے۔

ح۔ انجمن کا جلسہ ہفتہ وار ہوتا ہے یا نہیں اور اس میں اوسط حاضری ممبران کس قدر ہوتی ہے۔

ط۔ انجمن کی کوئی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے اگر ہے تو کیا کیا۔

محمد علی۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۰۷ء

درخواست دعا۔ میاں فضل دین محرر ڈاک تحصیل ظفروال احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اُن کو اللہ تعالی نیکیوں پر استقامت عطا کرے۔ اور حضرت امام کے قدموں میں عمر گذارنے کیواسطے اسباب مہیا کرے۔

(غلام احمد محرر بدر)

المفتی

(مرتبہ اکمل آف گوئیکے)

۲۶۔ **مرنے پر طعام کھلانا۔** میں نے عرض کیا کہ دیہات میں دستور ہے۔ شادی غمی کے موقعہ پر ایک قسم کا خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً جب کوئی چوہدری مرجاوے۔ تو تمام مسجدوں ودائروں و دیگر کمینوں کو بحصہ رسدی کچھ دیتے ہیں۔ اس کی نسبت حضور کا کیا ارشاد ہے

فرمایا:۔ کہ طعام جو کہلایا جاوے۔ اس کا مردہ کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔ گو ایسا مفید نہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں خود کرجاتا۔

عرض کیا گیا۔ حضور وہ خرچ وغیرہ کمینوں میں بطور حق الخدمت تقسیم ہوتا ہے۔

فرمایا:۔ تو پھر کچھ حرج نہیں۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کسی کی خدمت کا حق تو دیدینا چاہیئے۔

عرض کیا گیا:۔ اس میں فخر وریا تو ضرور ہوتا ہی لینے دینے والے کے دل میں یہ ہوتا ہے۔ کہ مجھے کوئی بڑا آدمی کہے۔

فرمایا۔ بہ نیت ایصال ثواب تو پہلے ہی وہ خرچ نہیں حق الخدمت ہے۔ بعض ریا، شرعاً بھی جایز ہیں۔ مثلاً چندہ وغیرہ۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا جو حکم ہے۔ تو اسی لئے کہ دوسروں کو ترغیب ہو۔ غرض اظہار واخفاء کے لئے موقع ہے اصل بات یہ ہے کہ شریعت سب رسوم کو منع نہیں کرتی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر ریل پر چڑھنا۔ تار ڈاک کے ذریعے خبر منگوانا سب بدعت ہوجاتے

۲۷۔ **تنبول۔** میں نے عرض کیا کہ تنبول کی نسبت حضور کا ارشاد۔

فرمایا۔ اس کا جواب بھی وہی ہے۔ اپنے بھائی کی ایک طرح کی امداد ہے

عرض کیا گیا۔ جو تنبول ڈالتے ہیں۔ وہ تو اس نیت سے ڈالتے ہیں کہ ہمیں پانچ کے چھ روپے ملیں اور پھر اسی روپیہ کو کنجروں پر خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا۔ ہمارا جواب تو اصل رسم کی نسبت ہے کہ نفس رسم پر کوئی اعتراض نہیں باقی رہی نیت۔ سو آپ ہر ایک کی نیت سے کیونکر آگاہ ہوسکتے ہیں یہ تو کمینہ لوگوں کی باتیں ہیں کہ زیادہ لینے کے ارادے سے دیں یا چھوٹی چھوٹی باتوں کا حساب کریں ایسے شریف آدمی بھی ہیں جو محض بہ تعمیل حکم تعاون وتعلقات محبت تنبول ڈالتے ہیں اور بعض تو واپس لینا بھی نہیں

بدرِ خواتین

چیچک اور مستورات

مجھے عرصہ کے بعد اس سال اپنی برادری میں رہنے کا اور قریبی رشتہ داروں کے گھروں میں جا کر اُن کے حالات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ہمارے محلہ میں اب کے سال تین بچوں کو چیچک کی بیماری ہوئی۔ ایک تو ان میں سے یتیم لڑکی تھی۔ جس کی والدہ کسی قدر خواندہ تھی اور دو بچے جو اور تھے ان کی والدہ ناخواندہ تھی۔ یتیم لڑکی کی والدہ مناسب علاج اس مرض کا کرتی رہی۔ مگر خدا کو شاید اس بیوہ عورت کی آزمائش منظور تھی۔ بقول شخصیکہ ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اس مصرع کی مصداق لڑکی کی حالت ہر روز ہوتی گئی مرض بڑھتا ہوا دیکھ کر ماں کے حواس بھی باختہ ہونے لگے کبھی لڑکی کی حالت کو دیکھ دیکھ کر روتی۔ کبھی اس کے والد کو یاد کر کے روتی۔ کبھی اس بات پر روتی۔ کہ ہائے اس یتیم بچے کو کوئی دوا لا کر بھی دینے والا نہیں ہے اور کبھی نرینہ اولاد کے نہ ہونے پر اشک بہاتی۔ اس کی اس حالت کو دیکھ کر ہمسایہ کی عورتوں کو اس پر رحم جو آیا تو اب کیا تھا۔ کوئی تو اسے ہمدردی کے ساتھ کنجکوں کو کہانا کھلانا بتاتی۔ کوئی اُسے ماتا رانی کی گدہوں کو دانا چرانے کی ترغیب دیتی کوئی اسے ماتا کے گھر میں جا کر متھا ٹیکنے اور دعا مانگنے کو کہتی۔ یہ خواندہ بیوی ان کی ہمدردیوں کا شکریہ ادا کرتی اور خدا سے اس ابتلاء میں ثابت قدم رہنے کی دعائیں مانگتی رہتی آخر خدا کی بے پایاں رحمت نے جوش مارا۔ اس بیوہ کی نیم شبی دعاؤں کو پایہ قبولیت بخشا۔ لڑکے نے بلا کسی قسم کی غیر شرع فعل اختیار کرنے کے غسل صحت کیا۔ اب دوسری کی سنیئے۔ ہماری ناخواندہ بہن نے ماتا رانی کے گدہوں کو دانا اور کنجکوں کو خوب پیٹ بھر بھر کر دانا اور کہانا کھلایا۔ کئی ایک نیک صالح اشخاص نے انہیں کہلا کر بھیجا کہ گائے کا گوشت کہانے والوں کے گھروں میں ہندو کی ماتا نہیں آیا کرتی۔ یہ تو چیچک کی بیماری ہے۔ آپ اس کا علاج کروائیں۔ مگر ناخواندگی کا جن جوان کے سر پر سوار تھا۔ اس نے ان سے بہت کچھ کروا کر چھوڑا۔ بالآخر براہ مہربانی ہندوانہ خیالات کے والدین اس چشم دید معاملہ کی چند سطور کو غور سے پڑھیں۔ اور پیر للّٰہ فرقہ اناث پر رحم کریں ورنہ قیامت کے دن نہ صرف بے علم لڑکیاں ہی پکڑی جاویں گی بلکہ اُن کے نامہربان والدین بھی جکڑے جاویں گے۔ میں نے آج اس مضمون میں خواندہ اور ناخواندہ میں امتیاز کر کے دکھا دیا ہے۔

اب میں اپنی خواندہ بہنوں سے اس بات کی التجا کرتی ہوئی رخصت ہوتی ہوں کہ بد رسومات کے دفعیہ پر ضرور قلم اُٹھاویں۔ ایڈیٹر صاحب بدر نے از راہ مہربانی ایک کالم تو ہم کو دیا ہی ہے بھلا بُرا جس قسم کا لکھنا آتا ہو۔ ضرور لکھا کریں۔

بنت منشی غلام محمد پہلوری۔ شاہ پور کنڈی

ہمارے مہربان۔ ایک معزز دوست جو صاحب ثروت اور رئیس ہیں ایک لمبے خط میں شکایت کرتے ہیں کہ اخبار کی قیمت ہر سال بلا کیوں بڑھائی گئی ہے اور کہ اخبار میں بڑے بڑے صفحوں پر اشتہار ہوتے ہیں جن کی اُجرت علیحدہ لیجاتی ہے اور اس شکایت میں اپنے ساتھ ہمارے ایک اور دوست کو بھی شامل کیا ہے میں نہایت افسوس کرتا ہوں کہ اخبار کے اخراجات اور اس کی مالی حالت پر ایسے دوست بالکل نظر نہیں کرتے۔ یہ بات ہرگز درست نہیں کہ مضامین کے صفحوں میں اشتہار درج ہوتے ہیں بلکہ اکثر اشتہار کے صفحات میں مضامین لکھے جاتے ہیں۔ جس محنت کیساتھ حضرت کی تقریریں جلسہ پر لکھی گئی ہیں۔ اور ان کو درست کیا گیا ہے اور ان کی خاطر اخبار میں زائد صفحے لگائے گئے ہیں ہمارے معزز دوست کو بہ سبب اس کے ہی کہ ان کو جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کی توفیق نہ ہوئی تھی۔ نہایت قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے تھا نہ یہ کہ اُلٹا شکایت کا خط لکھا جاتا۔ اخبار بدر سے تا حال پروپرائیٹر نے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا بلکہ نقصان برداشت کیا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ عمدہ کاغذ۔ زائد صفحات اور وقت پر نکالنے کے سبب خرچ زائد پڑ جاتا ہے اور بعض خریدار ایسے بھی ہیں جو وقت پر قیمت نہیں دیتے وی پی جاوے تو واپس کر دیتے ہیں۔ خط لکھا جاوے۔ تو جواب ندارد (جیسا کہ پچھلے سال اس معزز شکایت کنندہ نے بھی کیا تھا) ایسے بزرگ اگر تین روپیہ بھی بالآخر دیں تو وی پی کے ہرج محرر صاحب کی بار بار کی محنت وغیرہ کا عوض نکالکر دفتر کے پلے ایک ہی روپیہ رہ جاتا ہے۔ مگر خدا کا شکریہ ہے کہ سب دوست اس قسم کے نہیں بلکہ محبت کیساتھ امداد کرنے والے بھی بہت ہیں اور اسی واسطے اخبار چل رہا ہے۔ آجکل اخبارات زیادہ تر اشتہاروں پر چلتے ہیں ورنہ صرف قیمت خریداری پر کوئی اخبار نہیں۔ سو ویسے اشتہار نہ ہم لیتے ہیں اور نہ لے سکتے ہیں۔ صرف دوستوں کی امداد پر اخبار چل سکتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اخبار کی حالت پر نظر (ایڈیٹر) لطف رکھا کریں۔

بلادِ اسلامی

امیر صاحب کی تشریف آوری پشاور پر صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے سرکاری طور پر ۲۱ ہزار روپیہ بطور نذرانہ گیارہ نفر کے سرداروں کو امیر صاحب کی خدمت میں بھیجے۔ امیر صاحب نے رسمی طور پر نذرانہ کو قبول فرما کر تمام زر نقد ہٹا دیا۔

سرحد کی خبر ہے۔ کہ کیم ماہ حال کو جگیوں کے ایک گروہ نے جو ایک سو کے قریب تھے۔ افغانی سرحد کو عبور کر کے علاقہ کرم کے موضع ولائتی چینہ میں ڈاکہ مارا اور ۶۰ مویشی لے کر بھاگ گئے۔ (وکیل)

ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ — ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ کسی طرح طے ہونے میں نہیں آتا اور تصفیہ کی کوششوں کے دوران میں کبھی کبھی خطرے کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے۔ طرفین سے واقفکار و معاملہ فہم اراکین کی ایک کمیشن بھی بدین غرض مامور ہوئی کہ "قضیۂ زمین برسرِ زمین" فیصل کرے اور دو سلطنتوں میں کسی کی حق تلفی روا نہ رکھے مگر جب ہر ایک فریق کا دعوی دوسرے فریق کی رائے میں ناقابل تسلیم ہی ٹھہر جائے اور علاقہ متنازعہ پر ہر سلطنت اپنا حق جتائے۔ تو بات کیونکر بنے۔ فریقین کے ہوا خواہ ایک دوسرے کو زیادتی و ناحق کوشی کا الزام دیتے ہیں اور اپنا اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہتے ہیں گمان میں ہے کسی کی بات قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر دونوں سلطنتیں قومی فوائد کو مدنظر رکھیں۔ اور علاقہ متنازعہ کی شہر آبادی کی لگائی بجھائی پر کان نہ دہریں۔ تو آج معاملہ فیصل ہو جاوے (پیسہ)

چین کے مسلمان — بڑی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان مسلمانان چین ملک کے اعلی مدارس میں سول اور ملٹری خدمات کے لائق بننے کے لئے تعلیم پا رہے ہیں اور جسمانی قوت دلیری و وفاداری کے باعث چینی فوج کی اعلی افسریاں صرف مسلمانوں کو ہی ملتی ہیں اور روز بروز فوج میں مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کو ان کی وفاداری پر کس قدر اعتبار ہے۔ چینی مسلمان تعداد میں کروڑ سے زیادہ اور باعتبار قومیت تین حصوں پر منقسم ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ تعداد والے اور صاحب قوت

دو لنگان کے لوگ ہیں۔ ان کے بعد صارت یا کاشغر کے مسلمانوں کا نمبر ہے اور سب سے آخر میں تارانجہ ترک کے مسلمان ہیں۔ مذکورالذکر دونوں قومیں چینی ترکستان میں سکونت رکھتی ہیں۔ ان کی مادری زبان ترکی ہے لیکن یہ عثمانی ترکی سے اس قدر تباین رکھتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کو اپنی اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبان سمجھنی دشوار ہے کاشغری اور تارانجی قوموں کی زبانیں قریب قریب یکسان ہیں اور وہ باہم مبادلہ خیالات باسانی کر لیتے ہیں۔ مسلمانان چین کی تعداد قومی فرقوں کے لحاظ سے حسب ذیل ہے۔ قوم ڈو لنگان چار کروڑ پچاسی لاکھ۔ صارت یا کاشغر والوں کی قوم ایک کروڑ تارانجہ ۲۰ لاکھ۔ جملہ ۶ کروڑ چینی ترکستان کے مسلمان خوب ترقی کر رہے ہیں۔ اور ان کی حالت جلد جلد سنبھلتی جاتی ہے۔ حال میں انھوں نے قسطنطنیہ سے لائق مدرسین بلوائے ہیں اور اپنی اولاد کو علوم جدیدہ کی تعلیم دلانی شروع کر دی ہے۔ جس کے نتایج ضرور قابلقدر نکلینگے۔ اس قومی ترقی کے متعلق وصوسی یا لیف برادرز" کی کوششیں نہایت قابل تعریف ہیں۔ جو اپنی قوم کو پستی سے بچانے پر تلے ہوئے ہیں۔

ایران کے نئے بادشاہ مغفور شاہ مظفرالدین قاجار کی وفات حسرت آیات کے روح فرسا صدمہ میں طبیعت کو یہ دیافت کر کے قدرے تسکین و طمانیت ہوتی ہے کہ شاہ کجکلاہ مرحوم نے ملک کو آئینی حکومت عطا فرمانے میں جس دانشمندی و مصلحت اندیشی و رعایا پروری کا اظہار فرمایا تھا اس کا اب یہ خوشگوار نتیجہ نکلا ہے کہ ایران اس وقت آپ کی جانشینی کے متعلق ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک نظر آتا ہے اور رعایا نے آپ کے خلف اکبر و ولیعہد گرامی قدر جناب شہزادہ مرزا محمد علی صاحب کو بے تکلف و بے تامل اپنا فرمانروا تسلیم کر لیا ہے اور وزیر اعظم سلطنت نے تو ماہ رواں کو طہران کے محل شاہی میں عنان حکومت آپ کے سپرد کر کے جملہ وزرا و ارکین دولت و رؤسا و اعیان مملکت اور معتمد ممبران مجلس شاہی سے آپ کو بقاعدہ قدیم نذریں دلا دی ہیں جس کے بعد آپ کا استحقاق حکمرانی مسلمہ و پختہ سمجھنا چاہیئے وزیر اعظم موصوف کی یہ کارروائی بہی قرین دانش و مصلحت و قابل تحسین و آفرین ہے۔ کہ تخت نشینی کے دوسرے ہی دن (۱۰۔ جنوری) کو اس نے دول خارجہ کے جملہ مقیم مقامی سفرا دارالسلطنت کو شاہ جدید کے حضور میں باریاب کرایا تا کہ وہ اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے شاہ مغفور کی وفات پر افسوس و ہمدردی ظاہر کرے اور شاہ جدید کو ان کی سرفرازی پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد سازشین کرنے والوں کا رہا سہا حوصلہ پست ہو جائیگا اور کسی کو چون و چرا کی گنجائش اور دم مارنے کی مجال نہ رہیگی۔ ادائے رسم تاج پوشی کے لئے دوم فروری آئندہ کی تاریخ مقرر ہوئی ہے ملک کے امن و اطمینان اور وزیر اعظم کی زندگی پر ہے کیونکہ اس کے دو ہی ہفتہ بعد محرم ہونے والا ہے۔

مہاجرین کی سکونت کی غرض سے روڈس اور اناٹولی کے جزیروں میں مکانات طیار کرائے جاتے ہیں (اللواء)

ترکی جہاز رانی کمپنی۔ شرکت آوارہ مخصوصہ کوشش کر رہی ہے کہ اپنے جہازوں کی تعداد جہاں تک ممکن ہو۔ بڑہا دے اور قدیم وضع کے جہازوں کو نکال کر نئی وضع اور ساخت کے عمدہ دخانی آلات سے چلنے والے جہازات بہم کرے۔ امید ہے کہ آئندہ موسم بہار تک وہ قابل تعریف جہاز ران کمپنی بن جاوے گی۔

عجیب حکم۔ دارالسعادت کی اعلی طبی مجلس نے ایک حکم صادر کیا ہے۔ کہ جس طبیب یا دوا فروش کی دواؤں کا اشتہار اس کی تصدیق نہ حاصل کر لے وہ کسی اخبار میں شائع نکیا جائے۔ اخبارات جن کی آمدنی کا دارومدار اشتہارات پر تہا۔ اب بالکل خالی نظر آتے ہیں۔ مجلس طبی کا یہ حکم قانون آزادی تجارت کے بالکل خلاف ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ اس طرح دہوکہ بازوں کی خبر لینی مقصود ہے۔ تو کھرے کھوٹے کی پرکھ عوام کا فرض ہے۔ اگر ان کو کوئی نقصان پہونچے تو وہ عدالت میں چارہ جوئی کر سکتے ہیں۔ غرضکہ یہ حکم قابل منسوخ ہونے کے ہے۔

ٹرکی اور بلغاریہ۔ بلغاریہ کے نئے سفیر کسوشن آفندی دارالسعادت میں آ گئے ہیں۔ ان کی حکومت نے انہیں ہدایات کی ہے کہ وہ بلغاریہ کے ماتحت ریاست اور ٹرکی اعلی حکومت کے مابین قابل اطمینان تعلقات قائم کرانے کی سعی کریں اور ہو سکے تو جانبین سے ایک دوستی کا معاہدہ ہو جائے یہ امر واضح ہے کہ باب عالی کو اپنے مرتبہ کا لحاظ رکھکر قیام امن کے سوائے اور کسی بات کی خواہش نہیں۔ اس سے اگر بلغاریہ سیدہی طرح رہے اور سرکشی کو چھوڑ دے تو اس کو ٹرکی حکومت کی جانب سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔

نیا فارسی اخبار۔ ایرانی قومی مجلس شوریٰ کے ممبروں نے اپنا ایک خاص اخبار مجلس نامی شائع کیا ہے۔ جس کی حکومت اور قوم کے مابین رابطہ اتحاد مستحکم کرنا ہے اور ان بدخواہان ملک کی قلعی کہولنا جو حاکم و محکوم کے مابین نااتفاقی اور بدظنی کا بیج بونا چاہتے ہیں۔

قانون شوریٰ۔ یکم شوال کو اخبارات کے نامہ نگار طہران نے بذریعہ تار برقی خبر ارسال کی ہے۔ کہ آج کے دن قومی مجلس شوریٰ نے اپنا قانون اور دستورالعمل جلالت مآب شاہ کجکلاہ کے حضور میں پیش کیا ہے اور ممبران مجلس اور قوم کے لوگ بڑی بے تابی سے شاہ کی منظوری کا انتظار کر رہے ہیں (اللواء)

حکام کی سختی۔ ولیعہد فارس نے امام جمعہ کی تحریک سے ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب روکنا چاہا تہا۔ مگر قوم نے امام کا گھر محاصرہ میں لے کر اپنی حسب مرضی احکام حاصل کر لئے۔

رعایت۔ ناظرین اس بات سے ناواقف نہیں ہیں کہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اسکی پہلی اشاعت پر ... کیا تہی۔ باوجود اس قیمت کے براہین احمدیہ۔ تلاش کرنے سے بہی کہیں نہ ملتی تہی جب ایک شخص نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اسی عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپوایا ہے۔ اور قیمت صرف ۵عہ رکھی ہے۔ لیکن آجکل اس قیمت میں بہی رعایت کی گئی ہے یعنی صرف ۴عہ میں پوری براہین احمدیہ جسکے ساتھ فہرست مضامین اور حضرت کے سوانح عمری زیادہ کئے گئے ہیں مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۱۲؎ اسکے علاوہ ہے جلد عمدہ بنائی گئی ہے۔ ایسا ہی کتاب درثمین جو کہ اب پھر چھپوائی گئی ہے۔ اور تمام شائع شدہ نظمیں اسمیں زیادہ کی گئی ہیں صرف ۴؎ میں آجکل مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۲؎ زائد ہے۔ درخواستیں بنام ناظم بک ڈپو بدر اخبار قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئے۔

درخواست دعا۔ احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالے میری غفلتوں اور سستیوں کو دور کرے۔ اور دین و دنیا کے بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار غلام احمد مہاجر محرر دفتر اخبار بدر

بدرِ صادق

۲- ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

چکڑالوی سیّاح کا مباہلہ سے فرار

اخیر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء مین شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری بمعہ دو اور چکڑالویون کے جن مین سے ایک ڈاکٹر سید محمد یوسف سیّاح آف بغداد کہلاتے ہین قادیان مین ایک روز پہونچے تھے اور اُن کے پوتے جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی زبانی یہ بات معلوم کر کے خوشی ہوئی تھی کہ شیخصاحب تحقیق حق کیواسطے یہان آئے ہین اور پانچ روز تک قیام فرمادین گے لیکن جب شیخصاحب کی گفتگو حضرت اقدس کے ساتھ ہوئی۔ تو معاملہ برعکس نکلا۔ شیخصاحب نے حضرت اقدسؑ سے آپ کے دعوے امامت کا ثبوت قرآن شریف سے پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ جن دلایل سے آپ نے قرآن شریف کو سچا مانا ہے۔ آپ وہ دلائل پیش کرین اور اُنہین دلایل کے ذریعہ سے پھر میری سچائی کو پرکھ لین۔ یہ طریق فیصلہ نہایت آسان تھا۔ کیونکہ جب کہ وحی الٰہی کا سلسلہ قدیم سے چلا آتا ہے اور دنیا مین انبیاء و رُسل ہمیشہ سے چلے آئے ہین تو جس معیار سے کوئی شخص پہلے ہزارون انبیاء کو سچا پاتا اور مانتا ہے۔ وہ معیار اب بھی استعمال کر لینا چاہیئے۔ یہی دلیل قرآن شریف نے بھی پیش کی ہے۔ کہ ماکنت بدعاً من الرُّسُل میرا رسالت کا دعوےٰ کوئی نئی بات نہین۔ غرض یہ طریقہ فیصلہ کیواسطے بہت ہی سہل تھا مگر بابا چٹو صاحب کو بوجہ بے علمی کے اور پیرانہ سالی کے تقاضاء کے سبب اس کا کوئی جواب نہ آیا اور ان کے ساتھی اور ہم جماعت سیّاح صاحب درمیان مین بول اُٹھے کہ باوا صاحب کی بات آپ کو سمجھ نہین آتی۔ (یا باوا صاحب کو آپ کی بات سمجھ مین نہین آئی مین عرض کرتا ہون) اور فرمانے لگے کہ قرآن شریف کو تو ہم سب مانتے ہی ہین اب آپ قرآن شریف سے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرین۔ حضرت نے پھر ان کو نہایت تفصیل کے ساتھ سمجھایا کہ چونکہ قرآن شریف کو آپ الہامی کتاب مانتے ہین اس واسطے مین اسی کو پیش کرتا ہون تاکہ فیصلہ جلد ہو جاوے آپ وہ دلائل پیش کرین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کی وحی پاک ہے، جب یہ ظاہر ہو گا کہ اس قسم کے دلائل سے کسی کا منجانب اللہ ہونا آپ مان سکتے ہین تو پھر وہی دلائل مین اپنی دعوے کے ثبوت مین پیش کر دون گا۔ بس فیصلہ قریب ہے۔ آپ فرمائے اس کے جواب مین سیّاح صاحب لگے اِدھر اُدھر کی باتین بنانے اور تضیع اوقات کرنے۔ معلوم نہین کہ قرآن شریف کی ... صداقت کی کوئی دلیل ان کو آتی تھی اور جس طرح صرف چکڑالوی کے کہنے پر حدیث کو چھوڑ دیا تھا اسی طرح صرف اس کے کہنے پر قرآن کو مان لیا ہوا تھا۔ یا تحقیق حق کا منشاء ہی نہ تھا۔ غرض سیاح صاحب اس پہلو پر ہرگز نہ آئے اور باوجود حضرت کے بار بار سمجھانے کے اس طرف رُخ ہی نہ کیا اور بالآخر مباہلہ کو ایک آسان لقمہ سمجھکر تیار ہو گئے کہ مین مباہلہ کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ مباہلہ کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آپ اوّل میری ایک کتاب پڑھ لین تاکہ آپ پر اتمام حجّت ہو جاوے اور پھر مباہلہ کر لین اس کے جواب مین پھر سیاح صاحب نے فرمایا کہ لائیے مین کتاب پڑھ لیتا ہون اور ایک دو گھنٹہ مین کتاب دیکھ ڈالون گا حضرت نے فرمایا کہ آپ بے شک دو گھنٹہ مین دیکھ ڈالین لیکن آپ کے دیکھنے کے بعد مین آپ سے چند ایک سوال کرون گا۔ جن سے معلوم ہو جاوے کہ آپ نے کتاب دیکھ لی ہے اور دلایل مندرجہ کتاب کو سمجھ لیا ہے، سوالات اور اُن کے جوابات کا نام سنکر سیّاح صاحب گھبرائے اور کہنے لگے کہ اگر اس طرح امتحان ہونا ہے تب تو مین تین دن مین دیکھ سکون گا اور عُذر کیا کہ مجھے تو آج ہی واپس جانا ہے۔ جس کے جواب مین ان کو بہت سمجھایا گیا اور ہر طرح سے اُن کی خاطرداری اور مہمان نوازی کے لوازمات بہم پہنچانے کا وعدہ دیا گیا لیکن سیّاح صاحب اور اُن کے ساتھی نے ایک نہ مانی اور یا تو یہ سنتے تھے کہ کئی روز یہان ٹھہرین گے اور یا فوراً روانگی کی خبر سننے مین آئی۔ کتاب حقیقۃ الوحی جو ان کو پڑھنے کے واسطے دینی تھی وہ ہنوز شائع نہ ہوئی تھی اور اس واسطے ان کو دی نہ جا سکتی تھی۔ آخر یہ قرار پایا کہ کتاب بعد اشاعت سیّاح صاحب کے پاس لاہور بھیجی جاویگی۔ وہ اُس جگہ بغور مطالعہ کر کے یہان تشریف لادین اور بعد امتحان دینے کے مباہلہ کرین چنانچہ اُسی دن وہ واپس چلے گئے۔ لیکن چونکہ بعد مین ایسے ضروری امور پیش آئے کہ کتاب کی اشاعت نہ ہو سکی اس واسطے سیّاح صاحب کو ان کو خط کو جب مین حضرت اقدسؑ نے لکھدیا کہ کتاب کی سردست اشاعت نہین ہو سکتی آپ یہان تشریف لے آوین اور کتاب دیکھ لین اور پھر چاہین تو مباہلہ کر لین اس خط کا جواب تو سیّاح صاحب نے اب تک کچھ نہین دیا اور نہ اُن کے رفیق شیخ محمد چٹو صاحب نے کچھ لکھا ہے لیکن اپنے ماہوار رسالہ مین اصل واقعات کو چھپا کر کچھ کی کچھ بے ہودہ باتین لکھتے ہین اور اخیر مین یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب بھیجنے کا وعدہ ایفاء نہین کیا۔

اگرچہ رسالہ کا مضمون شیخ محمد چٹو کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن شیخصاحب کے نوشت و خواند اُردو فارسی سے بے بہرہ ہونے کے سبب ظاہر ہے کہ یہ مضامین کسی اور کے لکھے ہوئے ہین پھر بھی شیخصاحب جو کچھ اس مین لکھا جاتا ہے اُس کے سبب سے ذمہ وار ہین اور ہم نہائت افسوس کرتے ہین کہ اہل قرآن و الذکر ہونے کا دعویٰ کر کے اس قدر خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ کیا سیّاح صاحب کو معرفت شیخ محمد چٹو صاحب یہ خط نہ لکھا گیا تھا کہ وہ یہان آجاوین۔ انہون نے کیون اس خط کا اپنے مضمون مین ذکر نہ کیا۔ کیا اُن کے نزدیک کتاب کا دیکھنا مباہلہ سے پہلے ضروری نہین۔ اللہ تعالےٰ کے رسول خدا کی سنّت اور احکام سے آگاہ ہوتے ہین وہ کوئی کام خلاف طریق شریعت نہین کرتے۔ عذاب ہمیشہ حجۃ اللہ کے پورا ہونے کے بعد آتا ہے مکّہ مین آنحضرت صلعم اتنی مُدت رہے مگر کفار پر کوئی عذاب نہ آیا۔ اُلٹا مسلمانون کو دُکھ ملتا رہا لیکن جب حجت پوری ہو گئی تو پھر کفار ہلاک ہوئے۔ قرآن شریف کی آیات بیّنات بعد ما جاءک من العلم۔ اور ... خطیئتہ پر غور کرو اور دیکھو کہ ان کا کیا مطلب ہے کیا پورا علم حاصل ہونے سے پہلی ہی مباہلہ جائز ہو سکتا ہے حضرت فرماتے ہین کہ "ہم تو اب بھی ہر وقت مباہلہ کے واسطے تیار ہین۔ سیّاح صاحب یہان آجاوین کتاب پڑھ لین اُن کی مہمانداری ہمارے ذمہ ہو گی بعد کتاب پڑھنے کے وہ مقررہ امتحان دیدین اور اس کے علاوہ ہم ایک دو گھنٹہ زبانی تقریر کر کے بھی اپنے دعویٰ کو پیش کر دین گے اور اس کے دلایل بیان کر دینگے اِس کے بعد وہ چاہین تو مباہلہ کر لین۔ خدا تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ لیکن اب اگر اس بات کو نہ مانا جاوے اور خواہ مخواہ کذب کے ساتھ یہ کہا جاوے کہ اونہون نے مباہلہ سے گریز کیا ہے تو ہم بھی کہتے ہین کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ خدا تعالیٰ خود دلون کے راز جانتا ہے وہ خود فیصلہ کر دیگا"۔ پہلے بھی حضرت نے مباہلہ سے گریز نہین کیا بلکہ وہ خود ہی فوراً واپس چلے گئے اور باوجود اصرار کے دو چار دن ٹھہرنا نہ چاہا اور پھر باوجود بلانے کے نہ آئے اگر اس پر بھی وہ نہ سمجھے تو اُن سے پیران خدا سمجھے ...

جلسہ حضرت مسیح کی دوسری تقریر

(جو کہ آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصیٰ میں کی)

ابتدا میں نے کل جو کچھ بیان کیا تھا۔ اُس کی تکمیل بسبب بیماری کے نہ ہو سکی۔ اس واسطے جو باقی مناسب بیان ہے۔ وہ آج کیا جاتا ہے۔

مصائب اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ اس واسطے قائم کیا ہے کہ لوگ نئے طور پر اس کی ہستی پر ایمان اور یقین حاصل کریں۔ اور اس سلسلہ پر مخالفین کی طرف سے قسما قسم کے مصائب پڑتے ہیں۔ اور اس میں داخل ہونے والے دکھ دئے جاتے ہیں اور یہ ایذا رسانی صرف بیرونی لوگوں کی طرف سے نہیں ہے۔ جو غیر مذاہب کے لوگ ہیں۔ بلکہ اندرونی لوگوں کی طرف سے بھی جو کہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ ہم دکھ دئے جاتے ہیں اور وہ لوگ ہماری مخالفت میں کوئی بات چھوڑ نہیں سکتے۔

امن کی گورنمنٹ لیکن اگر ان مصائب کا مقابلہ پہلے زمانہ کے لوگوں پر جو مصائب آئے ان کے ساتھ کیا جاوے تو یہ کچھ چیز نہیں۔ پہلے لوگ حالت غربت میں اپنے ایمان اور دین کی خاطر قتل کئے جاتے تھے۔ اور ہر طرح کی جسمانی ایذا رسانی ان کو ہوتی تھی۔ جس کے مقابل میں اب صرف زبانی ایذا رسانی ہے۔ جو کچھ چیز نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہم پر ہے۔ جس کا شکریہ ہم ادا نہیں کر سکتے۔ کہ اس نے ہم کو ایک ایسی گورنمنٹ کے ماتحت رکھا۔ جو ان معاملات میں پاک خیال رکھتی ہے ہر ایک کو اس کے مذہبی امور میں پوری آزادی حاصل ہے ہمارے مخالف اپنے اندرونی جوشوں کی وجہ سے دانت پیستے رہتے ہیں۔ مگر کچھ کر نہیں سکتے۔ میں اس بات کو یاد کر کے ہمیشہ ہزار ہا شکر کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ الحکیم اور رحیم ہے۔ کہ جب اس نے اسے وقت میں کہ اسلام پر ہر طرف سے مصائب وارد ہو رہے ہیں۔ اسلام کی تائید میں ایک سلسلہ قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ تو اس کے ظاہر کرنے سے پہلے ایسا بندوبست کیا کہ اس ملک میں ایک امن پسند گورنمنٹ قائم کر دی۔ میں یہ بات ریاکاری سے نہیں کہتا۔ وہ شخص منافق ہوتا ہے۔ جو کسی بات پر پورا ایمان نہ رکھتا ہوا اس کو ظاہر کرے۔ بلکہ میں خود اپنی زندگی کا مشاہدہ اور تجربہ پیش کرتا ہوں۔ پچیس ۲۵ سال سے زاید ہوئے کہ اس سلسلہ کی اشاعت امن اور آرام کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اسی گورنمنٹ کے ملک میں میں نے سولہ ہزار اشتہار انگریزی میں جو دعوت اسلام کے واسطے تھے شائع کئے ہیں۔ یوروپ کے تمام معززین کو وہ اشتہار بھیجے ہیں۔ خود ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی ہے۔ مگر ان باتوں پر گورنمنٹ نے کوئی غصہ ظاہر نہیں کیا۔ نہ کوئی ناراضگی دکھائی ہے۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی جو کتاب لکھی گئی تھی اس کا ایک نسخہ بذریعہ تار کے منگوایا گیا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کیسا فضل اور احسان ہے کہ مقاصد دینی کی اشاعت کے واسطے اُس نے ہم کو ایک ایسی جگہ دی ہے جس کی نظیر تمام روئے زمین پر اس لحاظ سے نہیں مل سکتی۔ عام خیال لوگ کہیں گے کہ یہ گورنمنٹ کی تعریف خوشامدانہ کرتے ہیں۔ مگر یہ غلطی ہے۔ میں حلفاً اور ایمانا کہتا ہوں کہ جو امن دینی امور میں اس جگہ حاصل ہے وہ مکہ میں بھی نہیں۔ جو دین کا گھر کہلاتا ہے۔ مگر دو چار خون روز ہو جاتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ یہی حال آجکل مدینہ میں ہے۔ سلطنت روم میں بھی وہ امن حاصل نہیں۔ جو گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہم کو ہندوستان میں حاصل ہے۔ پھر کیا اگر ہم کابل میں ہوتے تو اس جگہ ہم کو امن حاصل ہو سکتا ہے جہاں ہمارے دو بڑے معزز دوست صرف اس وجہ سے قتل کئے جا چکے ہیں۔ کہ وہ میرے عقاید ممانعت جہاد اور انکار آمد خونی مہدی وغیرہ کے قائل تھے۔ حالانکہ صاحبزادہ مولوی سید عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم بہت ہی خاموش رہنے والے اور کم گفتگو کرنے والے آدمی تھے اور ملک میں نہایت معزز تھے اور ہزاروں آدمی ان کے مرید تھے اور دربار کابل میں ان کی بڑی عزت تھی کسی خود غرض نے امیر کابل کو جا کر کہا کہ یہ جہاد کے مخالف ہیں۔ پس وہ خلاف عقاید کے سبب پکڑے گئے اور نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کئے گئے۔ سخت سے سخت دل بھی مقابلہ کے وقت اس بات کو مد نظر رکھ لیتا ہے۔ کہ ایسی سختی نہ کرے آسمان کے نیچے یہ ایک بڑا ظلم اور تعدی ہوئی ہے اُس کے بالمقابل دیکھو کہ ہم پچیس ۲۵ تیس ۳۰ سال سے نہایت امن کے ساتھ اپنی کارروائی کر رہے ہیں۔ عیسائیوں کے مذہب کا ابطال کرتے ہیں۔ کفارہ اور تثلیث کی تردید میں اشتہارات اور کتب میں شائع کرتے ہیں۔ مگر کوئی وارنٹ ہم پر نہیں ہوتا۔ یہ گورنمنٹ کی پُر امن حکومت کے ماتحت رہنے کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ جس پر احسان کرتا ہے۔ اور اُس کو اتنی بڑی سلطنت اور غیر قوموں پر حکومت عطا کرتا ہے۔ تو اس میں عمدہ صفات بھی رکھ دیتا ہے۔ مذہبی معاملہ میں اگر ہمارا مقدمہ کسی پادری کے ساتھ بھی ہو۔ تب بھی گورنمنٹ پادری کا لحاظ کر کے بے جا کارروائی نہیں کرتی۔ بلکہ ایسے موقعہ پر اور بھی زیادہ انصاف کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اس گورنمنٹ کا انصاف ایسا ہے۔ کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اگر گورنمنٹ کا دل مجھ سے دکھا ہوا ہوتا تو ایسے وقت میں مجھے سخت سے سخت سزا دی جا سکتی تھی۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے میری عزت کی اور نرمی کے ساتھ گفتگو کی اور مجھے کرسی دی۔ بلکہ میں نے سنا ہے۔ کہ اُس کے پاس میرے برخلاف سفارشیں کی گئیں۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ مجھ سے ایسی بد ذاتی نہیں ہو سکتی کہ میں ایک شریف آدمی کو بے گناہ سزا دوں۔ پس اُس نے مجھے عزت کے ساتھ بری کیا اور عدالت میں مجھے مبارکباد کہی۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس گورنمنٹ کے مدبرین ایسی عمدہ عادات رکھتے ہیں۔ اگر یہ خوبیاں ان میں نہ ہوتیں تو خدا تعالیٰ ان کو غیر قوموں پر اس قدر فتوحات کس طرح دیتا۔ اور ان کو ایسی اقبال مندی کیوں کر حاصل ہوتی۔ اگر یہ گورنمنٹ آج نکل جاوے۔ تو یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کاٹ ڈالیں۔ یہ گورنمنٹ ہمارے درمیان ثالث بالخیر ہے۔ جو جھگڑوں سے سب کو بچاتی ہے ذرا سوچو کیا ہمارا گذارا کسی اور گورنمنٹ کے ماتحت ہو سکتا ہے۔ دوسرے ملکوں میں لوگ جاہل کالانعام ہیں ذرا ذرا سے اختلاف مذہبی پر ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہیں۔ یہاں دن رات عیسائیت پر حملہ کیا جاتا ہے۔ ہندو مذہب پر حملہ کیا جاتا ہے اور اپنے مذہبی عقائد ایک دوسرے پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ کو اس کے ساتھ کوئی دخل تعلق نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور نشانوں میں سے ایک یہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس درخت کو نشو و نما دینا چاہا۔ اس کو اچھی زمین میں لگایا۔ اگر وہ اس کو

ستیاناس کرنا چاہتا۔ تو تو اُس کو بُری زمین میں لگاتا جہاں کہ وہ پامال ہو جاتا۔ ہمارے سلسلہ کے درخت کو خدا نے ایک اچھی زمین میں لگایا ہے۔

گورنمنٹ کا شکریہ واجب

اس قدر احسانات پر گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ ضروری ہے۔ هل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ گورنمنٹ کا شکریہ ہے۔ کہ ہم پر مخالفین جو حملہ کرتے ہیں۔ ہم ان کا جواب دیسکتے ہیں اور ان کی نیش زنی اور ایذا رسانی سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ یہ ایک بڑا احسان ہے۔ احسان تو ایسی چیز ہے۔ کہ ایک کتے کو بھی اگر روٹی کا ٹکڑا ڈالا جاوے۔ تو وہ یاد رکھتا ہے اور پھر اس کو ماریں۔ تب وہ زخمی نہیں کرتا۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو کُتے کے برابر بھی خلق نہیں رکھتا۔

ایسے غالیوں سے نفرت

میں اپنی جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ سفلہ مزاج تنگ ظرف ملاں جو ناحق کے خون کر کے خوش ہوتے ہیں اور غازی بنتے ہیں۔ اُن سے قطعی نفرت کرو۔ اور ان کے کام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھو اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرو اور اس کی قدر کرو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے احسانات میں سے ایک یہ احسان ہے۔

انتخاب پنجاب

گورنمنٹ کے شکریہ کے اظہار کے بعد میں تمہیں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کے ابتدا کیواسطے اور اس کے قیام کے لئے اس سرزمین پنجاب کو کیوں پسند کیا۔ بلحاظ مذہبی آزادی کے تو تمام برٹش انڈیا برابر ہے لیکن خدا تعالےٰ نے پنجاب کو اس واسطے پسند کیا کہ یہ نرم زمین ہے۔ حق کی قبولیت کا مادہ پنجاب میں سب سے بڑھ کر آیا۔ ہم کئی مرتبہ ہندوستان کے بعض مقامات میں اور دہلی میں گئے۔ لیکن جیسا کہ پنجاب کے لوگوں نے ہم کو قبول کیا ایسا اور کسی نے نہیں کیا اور جگہ کے لوگوں کے سامنے قرآن پیش کیا گیا۔ حدیث پیش کی گئی نشانات دکھائے گئے۔ مگر اونھوں نے کسی کی بھی پرواہ نہیں کی۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اس ملک میں یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی اس فضل کیواسطے اس سرزمین کا حق تھا کہ انگریزوں کی پرامن سلطنت سے پہلے چالیس پچاس سال تک اس علاقہ میں سکھوں کے مظالم سے اسلام نے ایک سخت رنج کھایا تھا۔ میری عمر اُس وقت پانچ سال کی ہوگی جب سکھوں کا یہاں راج تھا۔ مگر ہم اس بات کی گواہی رویت کی رکھتے ہیں۔ کہ سکھا شاہی مذہب اسلام کیواسطے ایک بھاری بلا تھی۔ بہت سے لگ اس بات سے واقف ہوں گے کہ سکھوں کے زمانہ میں اگر کوئی مسلمان مسجد کے اندر اذان کہدیتا تہا۔ تو اس کی سزا قتل سے کم نہ ہوتی تھی دیکھو ہندو لوگ سنکھ بجاتے ہیں ہم کبھی مزاحم نہیں ہوتے۔ لیکن اذان کے کہنے پر ایک مسلمان مُصیبت کے نیچے آجاتا تہا۔ یہ مکان جس میں اس وقت میں بیٹھا ہوں۔ یہ سکھوں کے زمانہ میں ان کا دارالحکومت نہیں بلکہ دارالظلم تہا۔ اس جگہ ان کی عدالت لگا کرتی تہی۔ مگر میں کیا کہوں کہ ان کی عدالتیں کیسی ہوا کرتی تہیں۔ کوئی مسلمان اپنی مسجد میں اذان ایسی کہہ نہ سکتا تھا۔ جس کی آواز مسجد کی چار دیواری سے باہر جا سکے۔ ابتدا میں انگریزوں کا دخل پنجاب پر ہوا اور ہنوز لوگوں کو عام خبر نہ تہی۔ اور

حکومت برطانیہ کی پہلی برکت

کاردار وہی پُرانے تھے اور مقام عدالت بھی وہی تھے۔ کہ ایک مسلمان سپاہی باہر سے یہاں قادیان میں آیا۔ اور ایک مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو اُس نے دیکھا کہ مسجد کے اندر ملاں آہستہ آہستہ اذان کہتا ہے۔ اس سپاہی کو حکومت انگریزی کے دخل کی خبر تہی۔ اُس نے مؤذن کو کہا کہ بلند آواز سے اذان کہو۔ ایسی بانگ تو کیوں دیتا ہے جو تیرے ہی تک محدود رہے۔ اس نے کہا اگر میں بلند آواز سے بانگ دونگا۔ تو ابہی مجھے سولی دیا جاویگا۔ اور پھانسی پر چڑہایا جاویگا۔ اس واسطے میں ایسا نہیں کرسکتا۔ سپاہی نے کہا کہ کچھ پرواہ نہیں میں ذمہ وار ہوں تو کوٹھے پر چڑہکر اذان دے اُس نے دوبارہ اذان دی مگر ڈرتے ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ۔ تب سپاہی نے اُسے کہا کہ تو مت ڈر اور پورے زور سے اذان کہدے۔ سپاہی کے اس قدر اصرار پر جب کہ اُس نے بلند آواز سے اذان کہنی شروع کی۔ تو ارد گرد کے تمام برہمن اور دیگر مشرکین جمع ہو گئے اور دوڑے ہوئے اس جگہ کے کاردار کے پاس آئے اور فریاد مچائی کہ بڑا ظلم ہوا کہ ملاں نے باآواز بلند بانگ دیدی ہے۔ جس سے آٹے بہرشٹ ہو گئے ہیں اور ہمارے کپڑے بہرشٹ ہو گئے اور ہماری زمین بہرشٹ ہو گئی ہے اور ہمارے مکان بہرشٹ ہو گئے ہیں۔ کاردار نے حکمدیا کہ اس مُلاں کو فوراً پکڑ لاؤ تاکہ اس کو واجبی سزا دیجاوے۔ چنانچہ وہ پکڑا آیا۔ تو اس کے پیچھے پیچھے وہ نیک بخت سپاہی بہی چلا آیا۔ کاردار نے موذن سے پوچھا کہ کیا تو نے بلند آواز سے اذان کہی ہے؟ موذن نے ہنوز جواب نہ دیا تہا کہ وہ سپاہی آگے بڑہا اور کہا کہ اِس نے بانگ نہیں دی میں نے دی ہے۔ کاردار بہی اندر ہی اندر اس حقیقت سے آگاہ ہو چکا تہا کہ راج بدل گیا ہے اور سکہا شاہی ظلم کا زمانہ نہیں رہا۔ اُس نے برہمنوں کو مخاطب کر کے کہا کہ کیوں بے فایدہ شور مچاتے ہو جاؤ۔ چُپ چاپ اپنے گہروں میں بیٹھو۔ تم اذان پر کیا کہتے ہو۔ لاہور میں تو گائیں[1] ہو رہی ہیں۔ یہ گورنمنٹ انگریزی کی پہلی برکت تھی جو کہ ہم کو حاصل ہوئی تھی۔ کیونکہ بانگ دعوت اسلام کا ایک طریقہ ہے جو مختصر الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ آؤ لوگو! تم توحید کو اختیار کرو۔ اور مسلمان ہو جاؤ۔ ایسا ہی ایک مقدمہ ہوشیارپور میں ایک انگریز کے سامنے ہوا تہا۔ کیونکہ سکھوں کے زمانہ کے بلے ہوئے ہندو برہمن بانگ کے جانی دشمن ہر جگہ ہو رہے تھے اور ابتدائے حکومت

بانگ پر مقدمہ

انگریزی کے وقت ایسے مقدمات بہت سے ہوئے تہے۔ جب ابتدا میں انگریزوں کی عملداری شروع ہوئی۔ تو ایک جگہ ایک مسلمان کے مسجد میں بلند آواز سے اذان کہنے پر تمام پنڈت برہمن جمع ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے مجسٹریٹ ضلع کے پاس پہونچے۔ جو کہ انگریز تہا اور اُس کے سامنے شکایت کی کہ ہم پر بڑا سخت ظلم ہوا ہے کہ ایک مسلمان نے بانگ دی ہے اور اس بانگ نے سخت نقصان کیا ہے۔ کیونکہ اُس سے ہماری چیزیں بہرشٹ ہو گئی ہیں۔ نہ آٹے گوندہے ہوئے پکانے کے کام کے رہے نہ روٹیاں پکی ہوئی کہانے کے لائق رہیں نہ کپڑا پہننے کے قابل رہا۔ گہر کے سب برتن بہرشٹ ہو گئے۔ مجسٹریٹ دانا تہا۔ اُس نے کہا کہ وہ بڑی پُرتاثیر

[1] یعنی گائے بہی ذبح ہو رہی ہی جو ایک سخت جرم قرار دیا جاتا تھا۔ ایڈیٹر

موذن معلوم ہوتی ہے۔ اُس موذن کو فوراً بلایا چنانچہ وہ موذن طلب کیا گیا اور مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہوا۔ ایک طرف غریب موذن اکیلا کھڑا تھا اور دوسری طرف پنڈتوں۔ برہمنوں اور کھتریوں کے گروہ کے گروہ داد و فریاد کرتے ہوئے جمع ہوئے۔ انگریز نے اس موقعہ پر کہا کہ ہم تمہاری اذان سننا چاہتے ہیں۔ تم ہمارے سامنے اسی طرح اذان کہو۔ چنانچہ اس نے اذان کہی صاحب نے کہا اس اذان سے تو کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اور ہندوؤں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیا اس ملاں نے اسی طرح اذان بانگ دی تھی۔ اس پر سب بہمن اور ان کے ساتھی چیخ چلا اُٹھے۔ کہ نہیں حضور وہ بانگ تو بلند آواز سے تھی۔ تب مجسٹریٹ نے کہا کہ تم نے یہ بانگ بہت آہستہ کہی ہے تم بلند آواز سے بانگ کہو۔ تب اُس نے بہت بلند آواز سے بانگ کہی جس کو مجسٹریٹ نہایت غور سے سنتا رہا اور بعد ختم ہونے کے تعجب کے ساتھ اپنے سررشتہ دار کی طرف مُتوجہ ہو کے کہنے لگا کہ اس بانگ سے تو ہمارا کچھ بھرشٹ نہیں ہوا کیا تم پر کوئی ایسا اثر ہوا ہے۔ کہ تمہاری کوئی چیز بھرشٹ ہو گئی ہو۔ سررشتہ دار ہنسا اور کہا کہ کچھ نہیں۔ تب مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ پنڈت شریر معلوم ہوتے ہیں ان سب کے مچلکے لئے جاویں اور اگر آئندہ کوئی ایسی شرارت کریں۔ تو ان کو [illegible] ہی جاوے اب خیال کرو کہ انگریزوں کا قدم [illegible] قدر مبارک ہے۔ اور اُن کے زمانہ میں اسلام کو کس قدر ترقیات حاصل ہوئی ہیں۔

برکات سلطنت برطانیہ

سکھوں کے زمانہ کا ایک شخص کسی شاہ نام ذکر کیا کرتا تھا کہ اس کا مرشد صحیح بخاری کی زیارت کی خواہش رکھتا تھا کہ اس کی شکل دیکھ سکے اور پانچوقت نماز میں دُعا کرتا تھا اور پھر ناامید ہو کر رو پڑتا تھا کہ مجھے سکھوں کے زمانہ میں کہاں سے مل سکتی ہے۔ اب وہی صحیح بخاری ہے کہ تین چار روپے میں مل سکتی ہے۔ مطبع اور ریل اور ڈاک کے ذریعہ سے کتابوں کے خزانے نکل آئے ہیں۔ اس وقت ملاؤں کے پاس کنز قدوری کے سوائے کچھ نہ ہوتا تھا۔ اسلام کی ترقی کے واسطے اس گورنمنٹ کا قدم ایک ارہاص ہے۔ کسی امر کے ظہور سے پہلے اس کا مقدمہ اور پیش خیمہ ہوتا ہے۔ انگریزوں کا آنا اسلام کی ترقی کا مقدمہ ہے۔ بہت سے علامات ظاہر ہو گئے ہیں سب سے اول اذان کی اجازت ہو گئی پھر نمازوں کی ادائیگی میں کوئی مزاحمت نہیں رہی وہ گائے جس کے واسطے ہزاروں مسلمانوں کے خون ہوتے تھے وہ خوب ذبیح ہو رہی ہے۔ ایک دفعہ گائے کے ذبح کرنے کے شبہ میں ایک جگہ سات ہزار مسلمان قتل کئے گئے تھے

حیوان کی خاطر انسان پر ظلم

ایک دفعہ پٹیالہ میں بھنڈاریوں کی حکومت تھی۔ اس زمانہ میں ایک سید نیک بخت سپاہی شام کے وقت بازار میں جا رہا تھا کہ پیچھے سے گائیوں کا ایک ریوڑ آگیا۔ جس کو دیکھ کر وہ ایک دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا کہ وہ گذر لے تو پھر اپنا راستہ لے۔ اتفاق سے ایک گائے اس کے قریب آگئی کہ اس کو گراوے اُس نے اپنی تلوار کی نیام سے اس کو پرے ہٹایا نیام کی نوک کچھ پھٹی ہوئی تھی اور اس میں سے تلوار کی نوک سے گائے کے چمڑے پر ایک خفیف سی خراش ہو گئی۔ جس پر کسی بہمن کی نظر پڑ گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ فوراً اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے اور کاردار نے نہایت ظلم کے ساتھ اس غریب کا ہاتھ کٹوا دیا۔ اسلام نے سکھوں کی سلطنت سے اتنے صدمے اُٹھائے تھے کہ اگر اب اس نعمت کا انکار کریں تو خدا کا انکار ہوگا۔ کیونکہ خدا ہی نے یہ نعمت بھیجی ہے اور ہمارے واسطے ایسا امن کر دیا ہے کہ ہم جس طرح سے چاہیں وعظ کریں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اپنے دین کی اشاعت کریں۔ کوئی مزاحمت کرنیوالا نہیں یہ ایک نعمت ہے مگر مسلمانوں نے نہ تو اس شکرگذاری کا حق ادا کیا ہے اور نہ

مسلمانوں کی ناشکرگزاری

اس امن کا حق ادا کیا گیا ہے جو کہ ان کو حاصل ہے اس قدر امن پا کر تو مسلمانوں کو لازم تھا [illegible] ہی زیادہ دین کی طرف توجہ کرتے لیکن برخلاف اس کے اب تو مساجد بھی خالی پڑی ہیں پہلے تو یہ شکایت تھی کہ سکھ اذان نہیں کہنے دیتے اور اب یہ ہے کہ اذان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ دنیا کے جھگڑوں میں اور ناگفتنی عیبوں میں ایسے مبتلا ہوئے ہیں کہ دین کو بالکل بھول ہی گئے ہیں۔ چاہیئے تھا کہ نیکی میں ترقی کرتے نہ کہ بدی میں۔ امن کی حالت میں انسان کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ خواہ مساجد کو آباد کرے اور خواہ قمارخانے کو۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان نیکی کی طرف نہیں جھکے اور اُنہوں نے بدی کو اختیار کیا ہے لیکن ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ ایسا نہ کرے بلکہ اس امر کی قدردانی کرے۔ اسی واسطے خدا نے اُس کو پنجاب میں قائم کیا ہے

پنجاب کی بہت مشابہت عرب کے زمانہ جاہلیت کے ساتھ

سکھوں کے زمانہ پنجاب کی حالت بلحاظ جہالت اور بے دینی کے ایسی ہی تھی جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کے ملک کی حالت تھی۔ جس کو زمانہ جاہلیت کا عرب کہتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے قریش کی حالت بہت وحشیانہ تھی وہی حالت اس ملک کے لوگوں میں ہو رہی تھی۔ انسانی فطرت کا ایسا تنزل ہو گیا تھا کہ قریب تھا کہ جانوروں کی طرح ہو جاویں۔ اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تھا۔ ورنہ یہاں تک نوبت پہنچ چکی تھی کہ بعض مسلمانوں نے سکھوں کی طرح کچھیں پہن لی تھیں اور بعض تو سکھ بن گئے تھے اس لحاظ سے بھی یہی ملک حق رکھتا تھا کہ آخری زمانہ کا مسیح اور مہدی اس میں پیدا ہو۔ جیسا کہ عرب کا ملک اپنے زمانہ میں تمام دنیا سے بڑھ کر وحشیانہ حالت میں ہونے کے سبب اس قابل ہوا تھا کہ آخری نبی اس میں پیدا ہو تاکہ سب سے بڑی وحشی قوم کو سب سے بڑھ کر مہذب بنا کر ایک معجزہ ظاہر کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کی حالت نہایت ہی ردی ہو چکی تھی۔ ہر ایک قسم کی بے قیدی اور شرارت اور بدکاری ان میں پائی جاتی تھی۔ شرابیں پیتے تھے۔ زنا کرتے تھے۔ جؤا کھیلتے تھے اور کسی قسم کے جُرم کو معصیت نہیں سمجھتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں بھی اُن کے مفاسد کا ذکر کیا ہے۔ جتنی متفرق بدیاں مختلف زمانوں میں دنیا میں ہوتی رہی ہیں آدمؑ سے لے کر اخیر زمانہ تک وہ سب مجموعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی جاتی تھیں۔ وہ ایک نہایت ہی تاریک زمانہ تھا۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت نکلا اور اُس نے دنیا کو روشن کیا اُس زمانہ کی تاریکی اور اس کے بعد کی روشنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت کے واسطے ایک کافی دلیل تھی جب دنیا میں ہر طرف موت ہی موت نظر آوے۔ تو عادت اللہ اس طرح جاری ہے۔ کہ ایسے وقت میں کوئی نہ کوئی علاج

بھی نکل آتا ہے۔ فطرت انسانی مین یہ بات داخل ہے کہ ایسے وقت مین مصلح ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ عرب کی جو وحشیانہ حالت اُس زمانہ مین تھی۔ اس کا پتہ اس وقت کی کتابون کے پڑھنے سے لگ سکتا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے رحم کا تقاضا تھا کہ ایسے وقت مین خاتم النبین کو پیدا کیا۔ مسلمانون کے واسطے یہ ایک فخر کی بات ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر جو دلائل زبردست ہین۔ اُن مین سے ایک

طبیب رُوحانی

یہ دلیل بھی ہے کیونکہ جب ایک طبیب ایسے وقت مین آوے کہ لوگ مختلف قسم کی بیماریون مین گرفتار ہون۔ جیسے سل اور دق اور محرکہ وغیرہ اور گروہ کے گروہ ان امراض مین مبتلا ہون اور اس طبیب کے علاج سے وہ بیمار شفا پاجاوین۔ تو پھر ایسے شخص کو طبیب ماننے کے واسطے اور کسی دلیل کی ضرورت نہین رہتی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رُوحانی طبیب تھے اور جس کام کا دعوےٰ کیا اُنہون نے وہ کر کے دکھلا دیا۔ اور ایسے طور سے اس کی تبلیغ کی کہ اس کی نظیر دنیا بھر مین نہین پائی جاتی۔ اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت کے ثبوت مین اور کسی دلیل کی ضرورت نہین

مقابلہ آنحضرتؐ و مسیح ناصری

مجبوری سے یہ بات لکھنی پڑتی ہے کیونکہ حق یہی ہے۔ کہ یہ ہر دو دلیلین جس کمال کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے پوری ہوئین دوسرے کسی نبی کو یہ حاصل نہ ہوسکین نہ حضرت موسےٰ کے واسطے یہ سب باتین جمع ہوسکین اور نہ حضرت عیسےٰ کیواسطے۔ حضرت عیسےٰ کے زمانہ مین جو یہودیون کی قوم تھی اور جس کی طرف وہ مبعوث ہوئے تھے۔ اُن کے پاس خدا کی کتاب توریت موجود تھی۔ اس کو پڑھتے تھے اور اپنے طور پر مذہبی فرائض بجالاتے تھے۔ گو وہ غافل اور دنیا دار ہو چکے تھے تاہم رسم کے طور پر اُن کے پاس بیت المقدس تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم مین پیدا ہوئے جن کے پاس نہ کتاب تھی اور نہ علوم کے ساتھ وہ کوئی تعلق رکھتے تھے وہ نہ خدا کو مانتے تھے اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے تھے اور نہ آخرت کے قائل تھے بلکہ کہا کرتے تھے کہ ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیٰ۔ یہ صرف اسی دنیا کی حیاتی ہے۔ اسی مین لوگ زندگی بسر کر کے مرجاتے ہین اور بس اِتنے پر خاتمہ ہو جاتا ہے اور کہتے تھے۔ وما یھلکنا الا الدھر۔ یہ دہر ہی ہم کو ہلاک کریگا اور بس۔ غرض وہ پورے دہریہ تھے اور دُنیا کے تمام مذاہب کا نقشہ اُس وقت عرب مین موجود تھا وہ گندے مذاہب جن مین افراط تفریط پائی جاتی تھی سب اُس جگہ موجود تھے اور جتنے گند اور افعال شنیعہ انسان مین ہوتے ہین وہ سب ان مین موجود تھے۔ ایسی خراب حالت کے بعد جو تبدیلی اُن لوگون مین پیدا ہوئی وہ اِن لوگون سے مخفی نہین جو اسلام کے حالات سے آگاہی رکھتے ہین۔ قبل اسلام مین آنے کے اُن لوگون کی حالت وہ تھی۔ کہ یاکلون کما یاکل الانعام۔ چارپایون کی طرح کھانے پینے کے سوائے ان کا کوئی شغل ہی نہ تھا۔ یہ تو حالت کفر تھی۔ اس کے بعد اُن کی حالت اسلامی کی یہ تعریف ہے کہ یبیتون لربھم سجداً وقیاماً۔ اپنے رب کی عبادت مین سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزار دیتے ہین وہ کھانا پینا سب بھول گئے اور پہلا نقشہ بھی بالکل بدل گیا قرآن شریف مین ان کے ہر دو وقتون کی حالت بوضاحت بیان کی گئی تھی۔ اور قرآن شریف اُن کے آگے علانیہ سنایا جاتا تھا۔ اگر اس مین کوئی غلطی ہوتی تو وہ ضرور بول اُٹھتے۔ کہ یہ جھوٹ ہے مگر کسی نے دم نہ مارا۔ حدیث شریف مین ان کی تعریف مین آیا ہے۔ اللہ اللہ فی اصحابی۔ میرے اصحاب مین اللہ ہی اللہ ہے۔ ان کا رنگ ہی بدل گیا تھا۔ علاوہ اور معجزات اور نشانات کے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت مین ایک زبردست دلیل یہ ہے جو بیان کی گئی ہے۔

زندہ اسلام

اس کے علاوہ اسلام کی صداقت پر ایک اور دلیل یہ ہے۔ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور ہر فصل مین وہ اپنی زندگی کے آثار ظاہر کرتا رہتا ہے۔ دیکھو جیسا کہ درختون کا حال ہے کہ موسم خزان مین تمام درختون کے پتے اور پھل پھول گرجاتے ہین اُس وقت کوئی شناخت نہین کر سکتا کہ اِن درختون کے درمیان پھل دینے والا زندہ درخت کون سا ہے اور مُردہ درخت کونسا ہے۔ لیکن جلد موسم بہار آجاتا ہے تو زندہ درخت اپنے پھول اور پھل کے ساتھ زندگی کا ثبوت دیتا ہے۔ یہی حال مذاہب کا ہے۔ مرور زمانہ سے وہ اصلیت نہین رہتی۔ چھ سات دن مین تو بدن کا کپڑا بھی میلا ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی دینی معاملہ مین لوگون کے درمیان غفلت اور سُستی پھیل جاتی ہے۔ لوگ دُنیا کی طرف جب جھک جاتے ہین یہ زمانہ مذاہب کے واسطے خریف کا زمانہ ہوتا ہے اور ایسا خریف سو سال مین آتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے صدی کے سر پر پھر ربیع رکھا ہوا ہوتا ہے جس سے مذہب کے پھل پھول پھر تازہ ہوتے ہین۔ مگر یہ ربیع اُسی مذہب کو نصیب ہو سکتی ہے۔ جو سچا اور منجانب اللہ ہے اور اُس درخت کی مانند ہے جو زندہ ہے اور مر نہین چکا۔ مگر جس باغ مین ہمیشہ خریف ہی رہتا ہے سمجھو کہ وہ ناکارہ ہے۔ سو آجکل مذہب اسلام حالت ربیع مین ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کے درمیان ایک شخص بھیجا۔ جو اس کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوتا ہے اور دین اسلام کی تائید مین نشان دکھلاتا ہے۔ لیکن عیسائی اور ہندو اور آریہ اور تمام مذاہب جو اسلام کے سوائے ہین۔ سب حالت خریف مین ہین۔ اور ہمیشہ اُسی مین رہینگے کیونکہ وہ مرچکے اُن کے واسطے الہام آلٰہی کا سلسلہ بند ہوچکا۔

خدا کی ہستی کا ثبوت

مین علانیہ کہتا ہون کہ اسلام کے سوائے باقی مذاہب مُردہ ہین۔ صرف اسلام زندہ ہے جو اپنے اندر خوارق اور نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے جو چاہے دیکھ لے اگر مین نہ دکھا سکون تو جو سزا چاہین مجھے دین۔ وہ خدا جس کے تعلق کے ساتھ نجات موقوف ہے اور ایمان اور یقین اس تعلق کے ذریعہ سے پختہ ہوتا ہے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اُس خدا کا علم بجز اسلام کے اور کسی کو حاصل نہین ہے باقی تمام مذاہب صرف وہمی طور پر کہتے ہین کہ خدا ہے مگر کیا خدا نے ان مین سے کسی کے ساتھ کلام کیا ہے کیا اُن کے پاس کوئی نشان ظاہر ہوتے ہین ویدون کی رُو سے تو یہ بات طے یافتہ ہے کہ نہ کوئی نشان ہے اور نہ کوئی معجزہ اور نہ اس زمانہ مین خدا تعالےٰ کسی کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ چاند

سورج زمین آسمان خدا کی ہستی کے دلایل ہین تو ہندو مذہب کے مطابق یہ بھی نہین ہوسکتے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ارواح خود بخود ہین۔ خدا ان کا خالق نہین اور پرمانو بھی خود بخود ہین۔ خدا ان کا خالق نہین پس جب روح اور مادہ ہر دو خود بخود ہین۔ تو وہ خود بخود جڑ بھی سکتے ہین جوڑنے کے واسطے بھی پرمیشور کی ضرورت نہین ہوسکتی۔ پس خدا کی ہستی پر ان لوگون کے پاس کوئی دلیل موجود نہین مگر ہمارا خدا کہتا ہے کہ تمام ارواح مین نے ہی پیدا کئے اور تمام ذرات مین نے ہی بنائے ہین اور ہر ایک چیز کا مبدا ء فیض مین ہون۔ مجموعہ مصنوعات پر نظر کرکے ہم کہ سکتے ہین کہ اس کا خدا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ مومن مسلمان کو اس حد تک نہین رہنے دیتا۔ بلکہ وہ اس کو بڑے بڑے نشانات کے وعدے دیتا ہے اور پھر اون کو پورا کرکے دکھلاتا ہے۔ قرآن شریف مین آیا ہے لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔ ان کے واسطے اسی دنیوی زندگی مین بشارتین نازل ہوتی ہین اور قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہین کہ وہی ہمارا رب ہے اور پھر اس ایمان پہ استقامت دکھلاتے ہین اللہ تعالیٰ اُن پر فرشتے نازل کرتا ہے جو ان کو تشفی دیتے ہین کہ تم کو کوئی غم اور حزن نہین پہنچیگا۔ خدا تعالےٰ کی شناخت کے واسطے یہ ایک بڑا طریق ہے کہ نشانات کا مشاہدہ کرایا جاوے۔ جب ایک سلسلہ نشانات اور کرامات کو مدت دراز گذر جاتی ہے۔ تو لوگ دہریہ مزاج ہوجاتے ہین اور بے ہودہ باتین بناتے ہین۔ چاہئے کہ ایسے لوگ جو معجزات کے منکر ہین ہمارے سامنے آوین۔ خباثت کے ساتھ انکار جدا بات ہے وہ مانین یا نہ مانین ان کا اختیار ہے لیکن ہمارے سامنے آکر وہ لاجواب ضرور ہوجائینگے۔ خدا تعالےٰ نے اقتداری پیش گوئیون کیواسطے یہ سلسلہ قائم کیا ہے خدا تعالیٰ کی رحمت کا یہ ایک ذریعہ ہے۔

تقویٰ

لیکن خدا تعالیٰ کے نشانات تقویٰ اور طہارت کے ساتھ حاصل ہوتے ہین۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ کہ تقوے علم کی جڑ ہے اور تقویٰ ہی نیکی کی جڑ ہے وعلم سے اس جگہ مراد دینی علم ہے نہ کہ دنیوی علم۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ یہ کتاب ھُدیً للمتقین یعنی ان لوگون کے واسطے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ جو کہ تقوے اختیار کرتے ہین۔

قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے تقویٰ کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہٗ الا المطہرون سوائے مطہر اور متقی لوگون کے اور کوئی اس کے علوم سے بہرہ ور نہین ہوسکتا۔ دنیوی علوم اور حرفہ اور پیشہ اور فلسفہ اور خشک منطق کے حاصل کرنے کیواسطے یہ ضروری نہین کہ انسان متقی ہو۔ کیسا ہی فاسق فاجر کوئی ہو ان علوم مین دسترس کرسکتا ہے مگر یاد رکھو کہ دینی معارف اور حقائق اور لطائف صرف ان لوگون کو حاصل ہوسکتے ہین۔ جو متقی ہین۔ ؎

عروس حضرت قرآن نقاب آنگاہ بکشاید
کہ دار الملک معنی را بہ بیند خالی از غوغا

اللہ تعالےٰ نے اس بات کو حرام کیا ہے کہ فسق و فجور اور شرارت کے ساتھ کسی کو دینی علوم بھی حاصل ہوجائین ہان چور کیطرح کوئی دوسرون کی بات لے کر بیان کردے تو وہ مال مسروقہ ہے۔ لیکن وہ کلام جو روح القدس کی تائید کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ تقوے کے بغیر حاصل نہین ہوسکتا تمام علمی فہم کی کنجی تقویٰ ہی ہے۔

تفسیر اول رکوع سورہ بقرہ

اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔

الم۔ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدیً للمتقین۔ یہ کتاب تقویٰ کرنے والون کو ہدایت دیتی ہے۔ الذین یؤمنون بالغیب۔ وہ جو خدا پر ایمان لاتے ہین۔ حالانکہ ابھی ان کو خدا نظر نہین آیا۔ یقیمون الصلوٰۃ۔ نماز کو کھڑا کرتے ہین حالانکہ نماز ان کی گر گر جاتی ہے۔ ومما رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ان کو دیا گیا ہے۔ اُس مین سے خرچ کرتے ہین والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہین اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہین۔

اب اس جگہ ایک سوال کیا جاتا ہے اور نادان آدمی قرآن شریف پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہین کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے۔ جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا چاہیئے کہ اس جگہ ہدایت سے مراد ایک اور اعلیٰ امر ہے۔ جو انسان کی کمال ترقیات پر دلالت کرتا ہے اور ان اعمال کو صبر اور استقلال کے ساتھ بجالانے سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلا ایمان غیب پر ہے۔ لیکن اگر ایمان صرف غیب تک محدود رہے۔ تو اس مین کیا فایدہ وہ تو ایک سنی سنائی بات ہے۔ اس کے بعد معرفت اور مشاہدہ کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے۔ جو کہ اس ایمان کے بعد رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام کے عطاء ہوتا ہے اور انسان کی حالت غیب سے منتقل ہوکر علم شہود کی طرف آجاتی ہے۔ جن باتون پر وہ پہلے غیب کے طور پر ایمان لاتا تھا۔ اب ان کا عارف بن جاتا ہے اور اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو اسی دنیا مین دیکھ لیتا ہے پس غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جاتی ہے اور وہ مشاہدہ کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسا ہی متقی وہ ہے جو نماز کو قائم کرتا ہے۔ اُس کی نماز مین وساوس شروع ہوجاتے ہین اور شیطان اس کے دل کو اور طرف پھیرنا چاہتا ہے۔ مگر وہ بار بار اُن وساوس کو دور کرتا ہے اور اپنا دل خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ابتدائی حالت مین وہ نماز مین کھڑا ہوتا ہے۔ تو طرح طرح کے وسوسے دل مین آنے لگتے ہین۔ جن کا پہلے کبھی شان گمان نہ تھا گویا نماز اس کی گر گر پڑتی ہے۔ مگر جو شخص ایسی کو بھی قائم کرتا ہے بالآخر خدا تعالیٰ نماز کے وقت ایک پوری کامیابی عطا کرتا ہے۔ ایسا کہ نماز اس کی غذا ہوجاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف اس کا دل ایسا لگتا ہے اور خدا کی یاد مین وہ ایسا محو ہوتا ہے۔ کہ کوئی تجارت اس کو خدا کی یاد سے غافل نہین کر سکتی۔ یہ کوئی قصہ کہانی کی بات نہین۔ **نماز تمہارے پاس ایک خزانہ ہے**۔ تم اس کو تلاش کرو کیسا بد قسمت وہ شخص ہے کہ اس کے گھر مین کنوان ہے اور وہ پیاس سے مرتا ہے۔ نماز تو تمہارے گھر مین ایک دولت ہے۔ جس کے ذریعہ سے تم خدا سے ہمکلام ہوسکتے ہو اور نشانات مل سکتے ہین۔ یہ نعمت

مخاطبہ الہٰیہ

صرف اسلام کے پاس ہے۔ باقی تمام مذاہب اس سے بے بہرہ ہین۔ کیا ہی ماتم زدہ اور مردہ مذہب ہے وہ جو خدا کی ہمکلامی کا انکار کرتا ہے اور اس کو وہ لطف حاصل ہی نہین۔ وہ مذہب کس کام کا جس مین پیاسے کے واسطے پانی نہین اور بھوکے کے واسطے روٹی نہین۔ وہ کیسا میزبان ہے۔ جس نے مہمان

کو اپنے گھر مین بلایا۔ اور اس کے ہاتھ دہلائے۔ مگر نہ اس کے آگے روٹی رکھتا ہے نہ پانی۔ اسلام ہمیشہ ایک زندہ مذہب ہے۔ جو ضرورت کے وقت اپنی تازگی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔ اس زمانہ مین بھی جو کہ مجموعہ معاصی

ضرورت امام

ہے۔ اسلام نے اپنی تازگی اور زندگی کا ثبوت دیدیا ہے۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہر طرح کے فسق و فجور کا اس زمانہ مین پورا جوش ہے۔ ہزارون مسلمان شراب پیتے ہین زنا کرتے ہین۔ دیانت کے کامون مین ٹھیک نہین اُترتے ہین۔ قرضہ لیتے ہین تو واپس کرنے کا نام نہین لیتے۔ یتیم بچون کا مال کہاتے ہین۔ وہی قریش کی سی حالت ان لوگون کی ہو رہی ہے۔ یہ تو ان کی اندرونی حالت ہے باہر سے اُن پر یہ ابتلا ہے۔ کہ غیر مذہب کے لوگ طرح طرح کے اغوا کر کے اور ہر طرح کا لالچ دے کر ان کو اسلام سے خارج کر رہے ہین۔ کئی لاکہہ آدمی عیسائی ہو چکے ہے۔ نہ اندرونی طور پر مسلمانون کو خوش حالی حاصل ہے اور نہ بیرونی طور پر۔ کیا اس زمانہ مین اسلام کی محافظت کے واسطے کسی مصلح کا پیدا ہونا ضروری نہ تہا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ہمنے ہی یہ قرآن شریف نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہین۔ کیا جب اسلام پر خزیف کا زمانہ آیا تہا ایسی وحشیانہ حالت مسلمانون کی ہو گئی۔ کہ دس ہزار مین سے بمشکل ایک شخص قرآن شریف پڑھ سکتا تہا اور بجائے السلام علیکم کے واہ گرو کی فتح کہی جاتی تہی۔ کیا ایسے خریف کے بعد ضروری نہ تہا کہ ربیع کا وقت آوے۔ یہ ایک بڑا صدمہ اسلام پر تہا۔ لیکن اس کے بعد دوسرا صدمہ اسلام پر پڑا۔ وہ اُس قوم کی طرف سے ہے۔ جو اس بات پر بڑی حریص ہے

عیسائیت کا حملہ

کہ انسان کو خدا بنائے۔ اس قوم نے نہ چاہا کہ مسلمان جو پہلے ہی سے زخم خوردہ تہے۔ ان کو اپنے حال پر رہنے دیتے نہ بلکہ اس قوم نے مسلمانون کو اور بھی بڑہکر اپنا شکار کرنا چاہا۔ بہت سے سید اور شریف قوم کے لوگ کرسٹان ہو گئے اور کئی ایک خاندانی عورتین عیسائی مشنری لیڈیون کے اثر سے بے پردہ ہو کر معاصی مین جا گرفتار ہوئین یہ کیسی تلخی کی بات ہے۔ اس وقت زمانہ بالطبع تقاضا کرتا تہا۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی مدد آوے

جو شخص بے حیائی سے کہتا ہے کہ اب بھی اسلام کا کچہہ نقصان نہین ہوا تہا۔ اس کا مونہہ کون پکڑ سکتا ہے وہ جو چاہے سو کہے لیکن اس مین شک نہین کہ اسوقت خدا تعالےٰ کی بڑی مدد درکار تہی۔ یہ لوگ خود ہی کہا کرتے تہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرتا ہے لیکن اس صدی کو کیا ہو گیا کہ ۲۴ سال گزر گئے اور کوئی مجدد نہ آیا اور اگر آیا تو بقول تمہارے صرف ایک دجال آیا۔ کیا سبب ہے کہ اس صدی کے سر پر آکر وہ حدیث بھی جہوٹی ہو گئی جو ۱۳۰۰ سال تک ٹہیک ثابت ہوتی چلی آئی تہی۔ سنت اللہ ہمیشہ سے اسی طرح جاری ہے کہ جب ہر طرف معصیت پہیل جاتی ہے تو وہ اصلاح کے واسطے کسی کو بھیجدیتا ہے۔ کیونکہ اتنی بڑی اصلاح صرف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو سکتی ہے اور اب بھی یہ اصلاح خدا ہی کریگا۔ اُس کے سوائے اور کون ہے جو اتنی بڑی اصلاح کرے

نشان کسوف خسوف

ایک اور حدیث جس کو یہ لوگ رو رو کر پڑہا کرتے تہے یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ مین رمضان کے مہینہ مین سورج کو اور چاند کو گہن لگیگا۔ حدیث کے مطابق یہ بات نہ ایک دفعہ بلکہ دو دفعہ ہو گئی ایک دفعہ مشرقی کرہ ارض مین اور ایک دفعہ مغربی کرہ ارض مین۔ مولوی محمد لکھو کے والے نے اپنی کتاب احوال الآخرت مین بھی اس کا مفصل ذکر کیا تہا اور تاریخین بھی لکہی تہین۔ یہ وہ حدیث تہی جس کو واعظ اور مولوی لوگ ممبرون پر چڑہکر پڑہا کرتے تہے اور لوگون کو تشفی دیا کرتے تھے۔ کہ مہدی آویگا اور یہ اس کے نشانات ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ جب وہ دن آگیا اور نشان پورا ہو گیا۔ تو سب سے پہلے انکار کرنے والے بہی یہی لوگ ہوئے۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہین کہ اسلام کے واسطے اقبال کے دن کبھی نہ آوین۔ ایک مولوی کا ذکر ہے جس کا نام غلام مرتضےٰ تہا کہ وہ عین رمضان کے مہینہ مین جبکہ کسوف خسوف واقعہ ہوا تو نہایت دردناک ہو کر اپنی رانون پر ہاتھ مارتا تہا اور کہتا تہا کہ اب دنیا گمراہ ہو گی کیا یہ لوگ خدا تعالیٰ سے زیادہ دنیا کے خیر خواہ ہین کیا خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ دنیا مین گمراہی پھیلی رہے اور اس کی اصلاح کیواسطے کوئی سامان مہیا نہ کیا جاوے اس سلسلہ کی صداقت کو سمجھنے کے واسطے کون سی بات باقی رہگئی تہی۔ قرآن شریف اس کی سچائی کو

ظاہر کرتا ہے اور حدیث سے اس کے واسطے دلائل قائم ہو چکے ہین۔ قرآن شریف مین طاعون کے متعلق بھی پیشگوئی ہے کہ وہ ایک کاٹنے والا کیڑا ہو گا دیکھو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تہا آخری زمانہ کے متعلق جسقدر پیشگوئیان تہین وہ سب پوری ہو چکی ہین طاعون ملک مین ایسی پڑی ہے کہ شہرون کے شہر برباد ہو گئے ہین اور ندیان اور نلے جاری ہو گئے ہین آبادیان بڑہگئی ہین کتابین کثرت سے شائع ہو گئین باہم اختلاط اور میل جول بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اونٹ بیکار ہو گئے کہ مکہ مدینہ تک بہی ریل طیار ہونے لگی ہے مگر افسوس ہے کہ فقط میرے ساتھ بخل کے سبب یہ لوگ نہین چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی پوری ہو یا قرآن شریف کا کہا سچ ہو جاوے۔ مین سچ کہتا ہون کہ ان لوگون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچہہ محبت نہین کیونکہ دشمن کو آزار دینے کے واسطے کوئی شخص اپنے محبوب پر حملہ نہین کرتا۔ پھر یہی نہین کہ پہلی پیشگوئیان مین پیش کرتا ہون یا اگلے معجزات پر انحصار رکہتا ہون بلکہ مین کہتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین تہے اور وہ پیچھے نہین رہ گئے بلکہ ہمیشہ دکہائے جاتے ہین کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے خوارق دکہا دیئے ایسے زمانہ مین موجود رہتے ہوئے یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل اس دین پر ہے حضرت عیسےٰ کے معجزات محدود تھے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین ہین۔ افسوس ہے کہ یہ مسلمان ایک طرف آنحضرت کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتے ہین اور دوسری طرف میرے بغض کیوجہ سے خود اسلام کو ہی مٹا دینا چاہتے ہین ایک زلزلہ والی پیشگوئی ہی کو دیکھو جو کہ قرآن شریف مین بہی موجود ہے اور میری کتب براہین احمدیہ مین موجود ہے اور جب مین گورداسپور مین مقدمہ پر تہا تو اُس وقت بہی خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تہا کہ ایک زلزلہ کا دہکا اور عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ یہ پیشگوئیان پہلے سے اخبار بدر اور الحکم مین چہپ گئی تہین۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا پہر موسم بہار مین زلزلہ آیا۔ جیسا کہ پہلے سے بذریعہ الہام بتلایا گیا تہا خدا تعالےٰ کے وعدے سب پورے ہوئے۔ مگر ان لوگون کا

عجیب حال ہے۔ کہ میرے سبب سے قرآن شریف کی پیشگوئیوں کا بھی انکار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی ایمانی حالت یہ ہے۔ کہ جب میرے ذریعہ سے کوئی نشان اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتا ہو۔ تو فوراً انکار کر دیتے ہیں۔ جو شخص میری کتاب زیر تالیف حقیقۃ الوحی کو پڑھیگا۔ اُسے خداتعالیٰ کی قدرت معلوم ہوگی ایک لاکھ سے زائد نشان ہمارے ہاتھ پر پورا ہو چکا ہے جن میں سے چند ایک بطور نمونہ کے اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ وہ شرم کریں اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو میری اس قدر نصرت کیوں ہوتی ہے۔ ہر ایک مقدمہ میں جو مخالفین نے ہم پر اُٹھایا خداتعالیٰ نے اس میں ہم کو فتح عطا کی۔

براہین احمدیہ

ماسوائے ان باتوں کے خود میری کتاب براہین احمدیہ ایک بہی ثبوت اس سلسلہ کے من جانب اللہ ہونے کی ہے کیونکہ وہ ایک بعید زمانہ کی کتاب ہے۔ اس کی تالیف کو شروع ہوئے تیس بتیس سال گذر چکے ہیں۔ تالیف کے بعد کئی سال تک اس کے مسودے پڑے تھے اور چھپائی کا انتظام نہ ہو سکا تھا۔ پھر اس کو چھپے ہوئے بھی کوئی ۲۶ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس میں اس قدر پیشگوئیاں ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ نمونے کے طور پر ایک بات بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ اس میں ایک الہامی دعا مندرج ہے۔ کہ

رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین

اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہتر وارثوں سے ہے۔ اس دعا سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو میں اکیلا اور گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا۔ وہ حالت تبدیل ہونے والی ہے۔ پھر اسی وقت خداتعالیٰ نے یہ وعدہ دیا۔

یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق

یعنے دور دور سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور تحائف لائینگے اور اس کثرت سے آنیوالے مہمانوں کے واسطے ضرور سامان بہی خود ہی مہیا ہو جاویگا۔ اس کے ساتھ ہی الہام ہوا۔

لا تصعر لخلق اللہ۔ یعنی لوگ کثرت سے آئیں گے ان آدمیوں سے تنگ نہ جانا اور نہ اُن کے ساتھ بدخلقی کرنا

قادیان کے ہندو نشانات کے گواہ ہیں

یہ قادیان کے ہندو جو کہ ہم کو علانیہ گالیاں دیتے ہیں ان نشانات کے یہی سب سے پہلے گواہ ہیں کیا ان میں سے کوئی قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ جو اس کثرت سے میرے پاس آتے ہیں۔ آج سے چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ سال پہلے بہی کوئی آتا تھا قادیان کے آریہ اور ہندو سب سے زیادہ میرے نشانات کے گواہ ہیں اور اس واسطے وہ اس انکار میں سب سے زیادہ جہنم کے لئے طیار ہو رہے ہیں انہی میں سے آریہ سماج والے شرمپت اور ملاوامل ہیں وہ گواہ ہیں۔ کہ جب میں باہر جاتا تو اکیلا جاتا تھا اگر کوئی میرے ساتھ جاتا تو ان میں سے ہی کوئی ہوتا تھا اور مجھے کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہے اور کہاں جاتا ہے یہ لوگ ایمان کا دعوی کرتے ہیں مگر پرلے درجہ کے بے ایمان ہیں کیونکہ دہرم ایمان تو یہ ہے۔ کہ انسان جب نشان دیکھے تو اس کو قبول کرے اور انکار پر اصرار نہ کرے مگر یہ لوگ دنیا کے کتے ہیں اور دہرم کا دعوی جھوٹا ہے۔ کیا وہ قسم کہا کر یا بغیر قسم کے کہہ سکتے ہیں کہ یہ رجوع خلقت کا جس کا نمونہ وہ آج دیکھ رہے ہیں۔ اس کا کوئی نام و نشان ان دنوں میں بھی تھا کہ مجھے رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین والی دعا الہام ہوئی تھی اور جب کہ یہ الہام ہوا تھا کہ لوگ دور دور سے اور گہرے راستوں سے آئیں گے اور تحائف لاوین گے۔ کیا اس وقت میرے پاس اس کثرت سے لوگوں کے خطوط آتے تھے۔ جب میں براہین کے چھپوانے کیواسطے امرتسر جاتا تا تو تم ہی میرے ساتھ ہوتے تھے اور براہین احمدیہ کے پروف دیکھنے میں شریک ہوتے تہے۔ کیا اس وقت یہ فتوحات میرے شامل حال تہیں اب بتلاؤ کہ یہ کس کا کام ہے کہ جس وقت میں مانند ایک مخذول متروک آدمی کے تہا کوئی مجھے نہ جانتا تہا اور نہ کوئی میرے پاس آتا تھا۔ اس زمانہ میں خبر دی گئی۔ کہ اس قدر جماعت تیرے پاس آویگی کیا یہ انسان کا کام ہے کہ ایسی پیشگوئی اپنے پاس سے بنائے ایک انسان جس کو کوئی نہیں جانتا وہ پچیس سال سے پہلے کہے کہ میں تمام ملک میں پہچانا جاؤنگا اور میری قبولیت ہوگی۔ یہ کس کا کام ہے۔ یہ صرف خدا کا کام ہے۔ کیونکہ علم غیب خدا ہی کا خاصہ ہے۔ جو لوگ باوجود گواہ رویت ہونے کے انکار پر اس قدر زور لگا رہے ہیں وہ خدا کے آگے کیا جواب دیں گے۔ **میں حلفاً کہتا ہوں کہ ان لوگوں پر سب سے زیادہ حجت قائم ہو چکی ہے۔** براہین احمدیہ وہ کتاب ہے۔ کہ تمام دنیا پر اس کی اشاعت ہو چکی ہے گورنمنٹ کے پاس اس کا نسخہ ہے۔ بخارا میں بھی یہ کتاب پہنچی۔ مکہ مدینہ میں بھی گئی روم میں بھی گئی۔ لندن کے کتب خانہ میں بھی موجود ہے۔ کیا یہ خداتعالیٰ کا ایک بزرگ نشان نہیں؟ اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جلدی عذاب نہیں دیتا۔ مگر شوخیوں سے باز رہنا چاہیئے۔ دیکھو طاعون سے گہرانے کے گہرانے خالی ہو گئے اور خاندان کے خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔ مگر خدا کا الہام انی

احافظ کل من فی الدار کا کیسی صفائی سے پورا ہوا۔ ہمارے مکان کے دیوار بدیوار گھروں میں طاعون کے کیس ہوئے۔ مگر اس گھر میں سے ایک چوہا بہی نہ مرا۔ خدا کے فضل کو دیکھو۔ جو ہم پر ہو رہا ہے۔ **میں پھر کہتا ہوں کہ سب لوگوں پر حجت قائم ہو چکی ہے مگر قادیان کے آریہ اور ہندوؤں پر سب سے زیادہ ہوئی ہے۔** خدا کی قدرت ہے۔ کہ یہ اب ہنسی ہم پر ہنسی اڑاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ خداتعالیٰ شوخی کرنیوالوں کو کبھی نہیں چھوڑتا۔

جماعت کو صبر کی نصیحت

تم جو میرے مرید ہو مخالفوں کی دکھ دہی کے مقابلہ میں صبر کرو۔ اور حلم اختیار کرو۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے تو چپ کرو۔ بلکہ یہ لوگ تمہیں زدوکوب کریں تب بہی خاموش رہو۔ خود انتقام نہ لو۔ صرف دعا کرو اگر خدا کی طرف سے دل سخت نہ ہوتے۔ تو یہ لوگ کیوں تمہاری ساتھ سختی کرتے۔ اگر ہماری جماعت بہی مخالفوں کے مقابلہ میں ان کو مارنے کیواسطے طیار ہو جائے۔ تو پہر اُن میں اور اِن میں کیا فرق ہوگا۔ ہمارا مذہب یہ ہے **کہ بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرو۔** ایک دفعہ انہیں ہندوؤں کا ایک مقدمہ ایک مکان کیمتعلق سلطان احمد کے ساتھ تہا۔ میری دانست میں بموجب حق گوئی کے ایک کسر تہی۔ جس سے ہمارا مقدمہ خراب ہوتا تھا۔ ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ کیا میں نے اُس وقت سلطان احمد کی رعایت کی تہی یا کہ تمہاری۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مطلب کے وقت اور مصیبت میں گرفتار ہونے کے سبب میرے پاس آتا ہے اور میں ان کی امداد میں کبھی دریغ نہیں کرتا۔ باوجود ان کی شرارتوں کے کبھی اُن کے ساتھ بدسلوکی نہیں کرتا۔ پس تمہاری ساتھ بہی کوئی بدسلوکی کرے۔ تو تم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو اور بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ بار بار

تم مجھ سے یہ نصائح سنو اور پھر عمل نہ کرو۔ ہنگامہ پردازی سے بچو۔ دشمنوں کے ساتھ نرمی کرو۔ اور خدا سے دعا کرتے رہو۔ لیکن یاد رکھو کہ دعا تقویٰ سے قبول ہوتی ہے۔ تقوے دو قسم ہے۔ ایک علم کے متعلق۔ اور ایک عمل کے متعلق۔

اگر انسان متقی نہ ہو تو اسے دینی علوم حاصل نہیں ہو سکتے اگر اعمال میں انسان متقی نہ ہو تو اس کے تمام اعمال نماز روزہ حج زکوٰۃ سب ناقص رہتے ہیں۔ خدا کو واحد لاشریک جانو۔ اور تمام مخلوق کے ساتھ احسان کرو۔ جو شخص صرف اپنے بھائیوں پر احسان کرتا ہے۔ اُس میں کوئی فضیلت نہیں۔ چاہیے کہ سب پر احسان کرو۔ جو لوگ تمہارا دل دکھاتے ہیں اُنپر بھی احسان کرو۔ خواہ وہ ہندو ہوں یا عیسائی ہوں۔ بدی کا ارادہ ہرگز کسی کے ساتھ نہ کرو۔ خدا نے

اب عدالت اپنے ہاتھ میں لی ہے

اسواسطے تمہیں نہیں چاہیے کہ تم عدالت کو اپنے ہاتھ میں لے لو۔ ابھی تم کو دین کیواسطے بہت دکھ اٹھانا پڑیگا۔ سارے دکھوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرو۔ وہ آدمی اچھا نہیں جسکی زبان بے باکی کے ساتھ تیز چلتی ہے۔ جسطرح کہ پل ٹوٹ جاتا ہے۔ دیندار کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ سے خوف کرے۔ اگر سلسلہ لڑائی شروع ہو جاوے تو بات کے بالمقابل بات کہتے ہوئے معاملہ دور تک پہنچتا ہے۔ پس تم پہلے ہی سے پرہیز کرو۔ نہ کسی سے لڑو نہ جھگڑو۔ جو لوگ گالیاں دینے والے ہوں ان کے پاس سے چپکے گذر جاؤ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اذا مروا باللغو مروا کراماً۔ خدا کے سچے مخلص بنجاؤ۔ خدا بیخبر نہیں۔ اس کو ہر بات کی خبر ہے۔ جہاں دو ہوتے ہیں وہاں تیسرا خدا انکو دیکھتا ہے۔ اور جہاں تین ہیں اسجگہ چوتھا خدا ہی موجود ہے۔ اگر تمہارے نفسانی جوش غالب رہیں اور تم بھی دوسروں کی مانند بدزبانی کرو اور یہی خواہش کرو کہ ہمارے ارادے پورے ہو جائیں تو پھر تم میں اور دوسروں میں کیا فرق ہوگا۔ ایسا نمونہ دکھلاؤ کہ مخالف شرمندہ ہو جائے نیکی کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کرو۔ خدا نے یہی بھی فرمایا ہے کہ امن کے ساتھ اور نرمی کے ساتھ اپنا کام کریں۔ ساری مصیبتیں بلائیں برداشت کرو اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو کہ جو شخص ہر ایک حملہ کے وقت صبر کرتا ہے اور انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے۔ خدا اُسپر نظر رکھتا ہے اور اُسکو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ دنیا اگر تم پر ہنسی کرے تو بیشک کرے۔ تم دنیا کی ہنسی کی پروا نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ خدا پرانا نہیں ہوگیا اور نہ بوڑھا ہو کر فرتوت ہو گیا ہے۔ بلکہ وہی قادر توانا خدا ہے جو موسےٰ کے وقت میں تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا۔ اسکی طاقتوں میں کچھ فرق نہیں آگیا۔ یاد رکھو کہ جو کچھ مینے کہا ہے

جو اسپر عمل نہ کرے وہ میری جماعت میں نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی حکمت عملی کو خوب جانتا ہے۔ بہت لوگ شکایت کے رنگ میں خط لکھتے ہیں کہ ہم فلاں مسجد سے نکالے گئے۔ ایسے موقعہ پر صبر کرنا چاہیئے اگر تم دشمنوں سے مار کھاتے ہو تو صحابہ کیطرف نظر کر کے دیکھو کہ ان کے تو خون گرائے گئے تھے۔ دیکھو انسان خدا کو کسطرح راضی کر سکتا ہے۔ اسکی رضامندی کی راہ کے واسطے صحابہ کرام کا اسوۂ حسنہ اختیار کرو کسطرح وہ دین کے لئے دنیا سے باہر ہو گئے تھے۔ انسان کو بڑا جوش مال۔ عزت۔ اولاد کے واسطے ہوتا ہے۔ مگر صحابہ نے عزت آبرو اور مال سب کو برسر طاق رکھدیا۔ اور دراصل کوئی شخص عزت کو پا نہیں سکتا جبتک کہ آسمان سے اس کو عزت نہ ملے۔ سچی اور پاک عزت خدا سے ہی ملتی ہے۔ تم انبیاء سے بڑھ کر نہیں۔ دیکھو نبیوں کو کیسے کیسے دکھ دیئے گئے۔ کیسے برے الفاظ ان کے حق میں بولے گئے۔ ناپاک لوگوں نے آنحضرت کے سر پر گند اور نجاست سے بھری ہوئی چیزیں پھینکیں۔ مگر آپ نے صبر کیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم مجھ سے پیار کرتے ہو تو اس نبی کا اتباع کرو۔ دیکھو اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو رسول کے پیچھے چلو۔ اسمیں شک نہیں کہ مشتعل ہو جانا ایک عام فطرت ہے مگر جو شخص اسپر ترقی نہیں کرتا وہ جانور ہے۔ تم کو جو دکھ اور گالیاں دیجاتی ہیں وہ کچھ چیز نہیں اسکی ہرگز پروا نہ کرو۔ اور انسانوں کے راضی رکھنے کے پیچھے نہ پڑو بلکہ اپنے خدا کو راضی کرو لا الٰہ الا اللہ کا یہی مضمون ہے۔ اگر تم لوگوں کو راضی رکھنے کے واسطے ان کے ساتھ مداہنہ سے پیش آؤ گے تو اسمیں تم کو ہرگز کامیابی نہیں ہوگی۔ اگر خدا راضی ہو جائے تو انسان کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ یہ ضروری امر ہے ہر ایک جو سنتا ہے غور سے سنے اور دوسروں کو سنا دے۔ خود دعا میں لگے رہو کہ تمہارا ہتھیار دعا ہی ہے۔ دنیا میں جسقدر پاپ گناہ اور معصیت ہے تم اسکو وعظ اور تدبیر کے ساتھ دور نہیں کر سکتے۔ اس معصیت کو دور کرنے کے لیے ہر ایک حیلہ بیکار ہے۔ صرف دعا کے ساتھ تم ان مشکلات کو دور کر سکتے ہو خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں لوگوں کے خیالات کو نیکی اور پاکیزگی کیطرف پھیرنا ایک بڑا انقلاب چاہتا ہے۔ یہ خدا کے ہاتھ میں ہے کہ اتنا بڑا انقلاب پیدا کرے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرو۔ عام لوگوں کی عادت ہے کہ صرف دنیا کے واسطے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اصل دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دین دعا میں ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ ہم گناہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھدی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کیطرح کر دو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑیگا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے۔ جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھدیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں

گناہ اُس میل کیطرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جا سکتی ہے تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں۔ خدا تعالٰے سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کریگا۔ وہ حلیم ہے اور غفور الرحیم ہے۔ +

دوسری تقریر پوری ہوئی اُس کے بعد حضرت نے دعا کی + اب اگلے اخبار سے دوسرے بزرگوں کی تقریریں لکھی جائینگی۔ انشاء اللہ

علم الابدان

مفصلہ ذیل خط اس کالم میں درج ہونے کے واسطے دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء میں مخدومی اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے ارسال فرمایا تھا چونکہ طبی کالم کے کھولنے کا شروع سال میں ارادہ تھا اسواسطے یہ مضمون محفوظ رکھا گیا اور اب درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

پیارے مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "بدر" و ناظرین بدر کی بھلائی کی غرض سے ایک مضمون مفید عام بغرض اندراج اخبار بھیجتا ہوں۔ بالکل تازہ اشاعت میں چھاپکر مرہون منت فرماویں بلکہ آپ مناسب سمجھیں تو ایک حصہ ہمیشہ کے لئے طبی کالم کے نام سے کھولدیں انشاء اللہ مفید و کارآمد ہوگا

شدید ہچکی کا

ایک بے نظیر بے ضرر قابل قدر بے لاگت قدرتی علاج

ہچکی ایک ایسا عام فہم لفظ ہے جو محتاج تشریح نہیں حجاب حاجز میں یکایک تشنج ہونے کا نام ہچکی ہے۔ جس کے بہت سارے مختلف اسباب ہیں۔ زیادہ رونے و ہنسنے۔ یا معدہ و امعا کی خراش۔ یا نفخ و بدہضمی یا لبلبہ۔ معدہ و پردہ صفاق کی سوزش۔ عورتوں کو رحم کی خراش یا بادگولہ وغیرہ کے باعث اکثر ہچکیاں آتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

عوام الناس جیساکہ اس مرض اور نام سے واقف ہیں علی العموم ہر شخص کچھ نہ کچھ علاج سے بھی واقف ہوتا ہے۔ مجلس میں جہاں کسی کو ہچکی شروع ہوئی حاضرین میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی علاج بتانے اور اس کے مجرب ہونیکا مدعی پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سب مشہور علاج ہیں۔ اس لئے ان کے دوہرانے کی یہاں ضرورت نہیں معلوم ہوتی معمولی ہچکی کوئی زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ اور زیادہ سے زیادہ دس پانچ منٹ کے بعد رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن زیادہ دیر تک رہے اور معمولی علاجوں سے رفع نہ ہو۔ تو موجب تشویش و تردد اور سخت تکلیف کا ہوتی ہے۔ اسکی تکلیف کو کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جن کو کبھی ہوئی ہو یا کسیکو ہوتے دیکھا ہو۔ ایسی حالتوں میں ضروری ہے کہ کسی لائق معالج کیطرف رجوع کیا جاوے۔ قبل اس کے کہ میں وہ قدرتی علاج بیان کروں جس کا میں نے اوپر سرخی میں ذکر کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ طبی علاج سے بھی ناظرین اخبار کو واقف کردوں شاید کسی کی بھلائی کا باعث ہو۔

ڈاکٹری اور یونانی دونو علاج قریباً اس کے یکساں ہیں۔ لائق ڈاکٹروں کے تجویز کردہ مشہور علاج یہ ہیں! عمر کے لحاظ سے چند قطرے سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک نصف چھٹانک کفر واٹر میں ملاکر پلائیں (۲) بموجب عمر کے ۱-۱۰-۱۵-۲۰-۳۰ قطرے سلفیورک ایتھر نصف چھٹانک کفر واٹر میں ہر ۳ گھنٹہ بعد۔ اگر اس سے نہ رکے تو جوان آدمی کیلئے دوسری خوراک میں ۳ بوند ٹنکچر [illegible] عرق افیون بھی ملاکر دیسکتے ہیں۔

بدہضمی سے ہو تو سب سے اول غذا کا بندوبست کرنا اور سوڈا واٹر پلانا۔ سنگترے کھلانا۔ ترش میوہ جات کا کھلانا مفید ہے۔ قبض ہو تو مسہل سے رفع کریں۔ اور بھی بہت علاج ہیں۔ جنکا یہاں ذکر کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ اب میں وہ علاج عرض کرتا ہوں جس نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ جمعہ کے روز یکم دسمبر کو خود مجھے قریباً ۱۲ گھنٹے کی تکلیف کے بعد ایک آن واحد اور چشم زدن میں وہ سرور و راحت اور آرام بخشا کہ میں خود حیران رہگیا۔ اس کا ادائے شکریہ میں یہی سمجھا کہ اس سے بذریعہ اخبار اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اطلاع دوں۔ ممکن ہے کہ کسیکو وقت پر کام دے۔ قریباً ۹ یا دس بجے دن کے مجھے ہچکی شروع ہوئی۔ خیر معمولی بات سمجھکر پہلے تو کوئی توجہ نہ ہوئی کہ ابھی بند ہو جائیگی۔ دو گھونٹ پانی پیا اور دم بند کیا اور ادھر ادھر اٹھا بیٹھا۔ بار بار لکھنے پڑھنے۔ دوائی بنانے پارسل روانہ کرنے۔ ڈاک دیکھنے وغیرہ میں مشغول ہوا لیکن ہچکی بند ہونی تھی نہ آئی یہانتک کہ جمعہ کا وقت آگیا۔ گرتے پڑتے جمعہ پڑھنے گیا۔ لیکن کچھ آرام نہ ہوا بلکہ وقفہ کی حالت کم ہی ہوتی گئی۔ قصہ مختصر آپ یوں سمجھے کہ رات ہو گئی اور عشا کی نماز بھی اسی بے چینی میں ہی ادا کی۔ اب حیران تھا کہ یا الٰہی کیا کروں۔ اسی حالت میں پلنگ پر لیٹ گیا بہتیرا چاہا کہ نیند آجاوے۔ بہتیری کروٹیں بدلیں۔ اسکا تو اثر بڑھتا ہی چلا گیا۔ آخر کو ایکطرف سانس بند کرکے لیٹ رہا اور ہچکی بھی بدستور آتی رہی۔ دل میں یکایک ایک ایسی امنگ پیدا ہوئی کہ یا الٰہی کیا خوب ہو کہ اسکا کوئی تیر بہدف علاج سوجھ جاوے۔ معاً دماغ میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اس گندی ہوا کا بجائے اندر روکنے کے باہر نکالنا اور بجائے اس کے تازہ ہوا کا معمول سے زیادہ اندر کھینچنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے بس اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً میں نے زور سے گہرے سانس لینے شروع کئے۔ ابھی تین سانس ہی میں نے اس قسم کے لئے تھے کہ بس ہچکی وہیں گم شد گویا یہ شکایت مجھکو تھی ہی نہیں۔ پھر تو میں نے تجربہ کیغرض سے بھی طبیعت کو اسطرف مائل کیا کہ شاید پھر ایک آدھ بار ہی ہو۔ مگر اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر کہ پھر مطلق نہ ہوئی اور میں آرام سے سو گیا۔ اللہ کرے کہ یہ چند سطور لوگوں کی بھلائی کا موجب ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ [illegible]

عاجز محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری لاہور

رسید زر

۲ - جنوری سنہ ۱۹۰۷ء - نمبر ۱۳۹۲ - علم الدین صاحب ے/
۲ " " " " نمبر ۱۳۱ - کرم الٰہی صاحب ے/
۲ " " " " نمبر ۹۸ - عمر الدین صاحب للعہ/
۲ " " " " نمبر ۱۳۲ - غلام رسول صاحب ے/
۲ " " " " نمبر ۲۴۳ - عبد العزیز صاحب ے/
۲ " " " " نمبر ۷۷ - نواب خان صاحب ۶/۱۲
۲ " " " " نمبر ۱۴۱۸ - عبد الرزاق صاحب ےعہ/
۲ " " " " نمبر ۱۴۱۹ - شیر باز و اکبر صاحب ے/
۲ " " " " نمبر ۳۴ - محمد افضل خان صاحب ے/
۲ " " " " نمبر ۱۰۳ - بشارت احمد صاحب معہ/
۲ " " " " نمبر ۲۷ - محمد مبارک صاحب ے/
۳ " " " " نمبر ۳۰۱ - غلام نبی صاحب ے/
۳ " " " " نمبر ۱۴۱۷ - امیر علی شاہ صاحب ے/
۳ " " " " نمبر ۵۲ - جمال الدین صاحب للعہ/
۳ " " " " نمبر ۳۷۵ - محمد بخش صاحب ۶/۱۲
۳ " " " " نمبر ۳۲۴ - سراج الدین صاحب ۶/۱۲
۳ " " " " نمبر ۱۲۹۵ - نیاز اللہ صاحب ےعہ/
۳ " " " " نمبر ۱۴۲۰ - محمد اسماعیل صاحب ے/
۳ " " " " نمبر ۴۴۸ - غلام محمد صاحب ےعہ/
۳ " " " " نمبر ۱۸۳ - رحمت اللہ صاحب ۶/
۳ " " " " نمبر ۸۰ - رحیم بخش صاحب ے/
۳ " " " " نمبر ۱۱۴ - میر قاسم علی صاحب ے/
۴ " " " " نمبر ۴۶ - قاضی غلام حسین صاحب ے/
۴ " " " " نمبر ۱۲۷ - مولوی سکندر علی صاحب عہ/
۴ " " " " نمبر ۲۱۰ - حکیم شاہ نواز صاحب ۶/۸
۴ " " " " نمبر ۱۷ - محمد بخش صاحب ے/
۴ " " " " نمبر ۶۸۹ - نور احمد صاحب ے/
۴ " " " " نمبر ۱۴۱۶ - سلطان ابراہیم صاحب ے/
۴ " " " " نمبر ۱۳۵ - غلام حسین صاحب ۶/۱۲
۴ " " " " نمبر ۳۰۲ - محمد حسین صاحب ے/
۴ " " " " نمبر ۱۷۰ - غلام محی الدین صاحب ے/
۴ " " " " نمبر ۳۰۴ - عبد الحکیم خان صاحب ے/
۴ " " " " نمبر ۳۹ - حبیب الرحمان صاحب ے/
۴ " " " " نمبر ۳۳۲ - غلام احمد صاحب ے/

اَلْخِطْبَة

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست - سید - معقول روزگار سرکاری پر ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے - کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں - شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں - چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے - اس واسطے مَین بخوشی ان کی سفارش کرتا ہون اور اُمید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے - معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط وکتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے - پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے - دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - منیجر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱⅝
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

یہ اُجرت پہلے ہی کم کر کے لگائی گئی ہے - اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی - بے فائدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے -

---

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لندن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین - مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فائدہ پہونچے - نور الدین

ضرورت

۱ - مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے - جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا غلہ روپے خشک دئے جاوینگے - اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے وہ شخص جہان سے آئینگے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا - احمدی ہون -

۲ - مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دے سکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت کاردی جاوے گی مکانات اور آلات کشاورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت مین دون گا - زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے - اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے - چیت سے پہلے یہان پہونچ جانا ضروری ہے اس سے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو - تو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے - احمدی ہون -

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاک خانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔	بے جلد ۳ روپے، مجلد ۳ روپے ۴ آنے
دُرِّ ثمین 〃 〃	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں۔ وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔	بے جلد ۴ر، مجلد ۶ر
جنگ مقدس 〃 〃	حضرت مسیح موعودؑ و عبد اللہ آتھم۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے	۷ر
الوصیۃ 〃 〃	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضور کا لاہور والا لیکچر۔ جس میں دوسرے مذہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرائے میں دیا ہے	۲ر
سناتن دھرم	ضمیمہ نسیم دعوت	۱ر
آیات الرحمان۔ حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ القاء شیطانی و رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ مدلل جواب دیا ہے	۸ر
سر الشہادتین 〃 〃	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں	۱ر
الموعظۃ الحسنہ 〃 〃	سورہ تبت کی نہایت لطیف تفسیر	۲ر
اعلام الناس حصہ دوم 〃 〃	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید	۳ر
صیانۃ الناس عن وسواس الخناس 〃 〃	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا۔	۱ر

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سواء السبیل	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵ سوالوں کے جواب	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم وسواء السبیل حصہ اول	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱۲ر
نور الدین۔ از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب	۱۰ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں۔ ان کے دندان شکن جواب	۴ر
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب مرزا خانی	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	۱ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح البرہان الصریح پنجابی نظم۔ مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ کتاب ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے۔ دجال۔ یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	۱ر
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱ر
سراج الحق حصہ اول و دوم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے	۱ر
رویائے صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہیں	۴ر
السر المکتوم 〃	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم 〃	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
کامن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے	پنجابی نظم	۱ر
الہدیۃ السعدیہ	عربی میں سلسلہ احمدیہ کا مناظرہ قابل دید	۲ر